عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان
ہفت روزہ
ختم نبوۃ
انٹرنیشنل
جلد ۶ ۔ شمارہ ۲۳

حضرت عزیر علیہ السلام
— تاریخ کا ایک منفرد واقعہ

سیرت المہدی کے ایک حوالے
کا دلچسپ منظوم ترجمہ

لندن سے ایک قادیانی
کا تیسرا خط
اور اس کا جواب

اشعار کا جواب
اشعار میں
— دلچسپ نظم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پانچواں

انٹرنیشنل گولڈ میڈل انعامی تحریری مقابلہ

بعنوان: قادیانی اسلام اور ملک دونوں کے غدار ہیں۔

عید میلاد النبیؐ کے سلسلہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ صاحب کے زیر اہتمام پانچواں انٹرنیشنل گولڈ میڈل انعامی تحریری مقابلہ بعنوان قادیانی اسلام اور ملک دونوں کے غدار ہیں۔ منعقد ہو رہا ہے۔ اس انعامی مقابلہ کی تفصیلات اور شرائط درج ذیل ہیں۔

۱۔ اس پانچویں انٹرنیشنل گولڈ میڈل انعامی تحریری مقابلہ کا عنوان ہے "قادیانی اسلام اور ملک دونوں کے غدار ہیں"۔

۲۔ اول پوزیشن حاصل کرنے والے امیدوار کو ایک گولڈ میڈل، خصوصی سند اور قیمتی کتابوں کا سیٹ دیا جائے گا اور چھ ماہ کے لیے ہفت روزہ "لولاک" فیصل آباد اور ہفت روزہ ختم نبوت کراچی جاری کرایا جائے گا۔

۳۔ دوئم پوزیشن حاصل کرنے والے امیدوار کو ایک سلور میڈل، خصوصی سند اور قیمتی کتابوں کا سیٹ دیا جائے گا اور چھ ماہ کیلئے ہفت روزہ "لولاک" فیصل آباد اور ہفت روزہ ختم نبوت کراچی جاری کرایا جائے گا۔

۴۔ سوئم پوزیشن حاصل کرنے والے امیدوار کو ایک کانسی کا میڈل، خصوصی سند اور قیمتی کتابوں کا سیٹ دیا جائے گا اور چھ ماہ کے لیے ہفت روزہ "لولاک" فیصل آباد اور ہفت روزہ "ختم نبوت" کراچی جاری کرایا جائے گا۔

۵۔ مقابلہ میں شرکت کرنے والے ہر امیدوار کو ایک خوبصورت تعریفی سند پیش کی جائے گی۔

۶۔ اس کے علاوہ خصوصی قیمتی انعامات کتابوں کے دیئے جائیں گے۔

۷۔ مضامین کاغذ کے ایک طرف اور خوشخط تحریر کیے جانے چاہئیں۔

۸۔ مضمون کم از کم پانچ صفحات اور زیادہ سے زیادہ دس صفحات پر مشتمل ہونا چاہیئے۔ (کاغذ کا سائز بڑے صفحات پر مشتمل ہو)

۹۔ مضامین کے آخر میں اپنا مکمل نام معہ ولدیت، ایڈریس، ٹیلیفون نمبر اگر ہو تو بھی ضرور تحریر فرمائیں۔

۱۰۔ جج صاحبان کا فیصلہ آخری اور قطعی ہوگا جسے کسی عدالت میں چیلنج نہیں کیا جا سکے گا۔

۱۱۔ جس مضمون کے لیے کتاب سے مدد لی جائے اس کا اور اس کے مصنف کا نام ضرور تحریر ہونا چاہیئے۔

۱۲۔ مضامین بھیجنے کی آخری تاریخ ۲۰ دسمبر ۱۹۸۶ء ہے اس کے بعد آنے والے مضامین مقابلہ میں شامل نہ ہوں گے۔

★۱۳۔ مضمون بھیجنے والے ہر امیدوار کے لیے ضروری ہے کہ اپنے مضمون کے ہمراہ سند اور لٹریچر کے ڈاک خرچ کیلئے دو روپے کے ڈاک ٹکٹ ضرور ارسال فرمائیں۔

۱۴۔ نتائج کی اطلاع بذریعہ سرکلر ہر امیدوار علاوہ ازیں ہفت روزہ "لولاک" فیصل آباد اور ہفت روزہ "ختم نبوت" کراچی دی جائے گی۔

۱۵۔ تقریب تقسیم انعامات مارچ ۱۹۸۷ء کو ننکانہ صاحب میں منعقد ہوگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ آپکا بھائی: **محمد متین خالد**

صلائے عام ہے یارانِ نکتہ داں کے لیے

پتہ: صدر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نسیم منزل ریلوے روڈ ننکانہ صاحب

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ ☎: 29

ہفت روزہ ختم نبوۃ کراچی

انٹرنیشنل

جلد نمبر ۶ — ۲۷ ربیع الاول تا ۴ ربیع الثانی ۱۴۰۸ھ ۲۰ تا ۲۶ نومبر ۱۹۸۷ء — شمارہ نمبر ۲۳

زیر سرپرستی

شیخ المشائخ حضرت مولانا

خان محمد صاحب مدظلہ

خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

مجلس ادارت

مولانا مفتی احمد الرحمٰن — مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مولانا منظور احمد الحسینی — مولانا بدیع الزمان

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

مدیر مسئول

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

انچارج شعبۂ کتابت

حافظ محمد عبدالستار واحدی

رابطہ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ

پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۳

فون: ۷۷۱۹۷۱

LONDON OFFICE

35 STOCK WELL GREEN

LONDON SW9 9 HZ U.K.

Ph: 01-737-8199

سالانہ چندہ

سالانہ -/۱۰۰ روپے — ششماہی -/۵۵ روپے

سہ ماہی -/۳۰ روپے — فی پرچہ -/۲ روپے

بدل اشتراک

برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

امریکہ، جنوبی امریکہ — ۴۲۵ روپے

افریقہ — ۳۷۵ روپے

یورپ — ۳۷۵ "

ایشیا — ۳۷۵ "

سرپرستان

حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب مدظلہ — مہتمم دارالعلوم دیوبند انڈیا

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن صاحب — پاکستان

مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود داؤد یوسف صاحب — برما

حضرت مولانا محمد یونس صاحب — بنگلہ دیش

شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان صاحب — متحدہ عرب امارات

حضرت مولانا ابراہیم میاں صاحب — جنوبی افریقہ

حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب — برطانیہ

حضرت مولانا محمد مظہر عالم صاحب — کینیڈا

حضرت مولانا سعید انگار صاحب — فرانس

اندرون ملک نمائندے

اسلام آباد — عبدالرؤف جتوئی

گوجرانوالہ — حافظ محمد ثاقب

سیالکوٹ — ایم عبدالرحیم شکر گڑھ

مری — قاری محمد اسد اللہ عباسی

بہاول پور — محمد اسماعیل شجاع آبادی

بھکر/کلورکوٹ — حافظ غلام مصطفیٰ قاسمی

جھنگ — غلام حسین

ٹنڈو آدم — محمد راشد مدنی

پشاور — مولانا نور الحق نور

لاہور — طاہر رزاق، مولانا کریم بخش

مانسہرہ — سید منظور احمد شاہ آسی

فیصل آباد — مولوی فقیر محمد

لیہ — حافظ خلیل احمد کروڑ

ڈیرہ اسماعیل خان — محمد شعیب گنگوہی

کوئٹہ بلوچستان — فیاض حسن سجاد، نذیر احمد تونسوی

شیخوپورہ/شکار — محمد متین خالد

ملتان — عطاء الرحمان

سرگودھا — حافظ محمد اکرم طوفانی

حیدرآباد (سندھ) — نذیر احمد بلوچ

گجرات — چوہدری محمد خلیل

بیرون ملک نمائندے

قطر — قاری محمد اسماعیل رشیدی • اسپین — راجہ حبیب الرحمٰن • کینیڈا —

امریکہ — چوہدری محمد شریف کوری • ڈنمارک — محمد ادریس • ٹورنٹو — حافظ سعید احمد

دوبئی — قاری محمد اسماعیل • ناروے — میاں اشرف جاوید • ایڈمنٹن — عامر رشید

انگلینڈ — قاری وصیف الرحمٰن • افریقہ — محمد زبیر افریقی • مونٹریال — آفتاب الٰہ

لائبیریا — ہدایت اللہ شاہ • ماریشس — محمد اخلاص احمد •

باربیڈوس — اسماعیل قاضی • ٹرینیڈاڈ — اسماعیل ناخدا •

سوئٹزرلینڈ — اے. کیو. انصاری • ری یونین فرانس — عبدالرشید بزرگ •

برطانیہ — محمد اقبال • بنگلہ دیش — محی الدین خان •

ایڈیٹر و پبلشر: عبدالرحمٰن یعقوب باوا — طابع: سید شاہد حسن — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — مقام اشاعت: ۲۰/اے سائرہ مینشن ایم اے جناح روڈ کراچی ۳

برطانیہ اور ختم نبوّت کے پروانے

مولانا نذیر احمد بلوچ مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے لندن سے وہاں عالمی ختم نبوت کانفرنس کے بعد اپنے دورے کے تاثرات ارسال کئے جنہیں ہم اس مرتبہ ادارئیے میں شامل کر رہے ہیں ——— ادارہ ———

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اکابرین حضرت امیر شریعت بطلِ حریت سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری اور خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی، مجاہد ملت مولانا محمد علی صاحب جالندھری اور مناظر اسلام مولانا لال حسین صاحب اختر، مفکر ختم نبوت مولانا محمد شریف صاحب جالندھری رحمہم اللہ نے جس تحریک کی بنیاد ملتان (پاکستان) شہر کی ایک چھوٹی سی مسجد کے ایک چھوٹے سے کمرے میں رکھی تھی اور اس وقت جس کے بیت المال میں صرف ایک روپیہ تھا اور جس کا یہ پروگرام بنا کر پوری دنیا سے فتنۂ قادیانیت کو نیست و نابود کرنا ہے اور خصوصاً پاکستان میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت دلوانا، کلیدی آسامیوں سے قادیانیوں کو برطرف کرانا، ربوہ کو کھلا شہر بنوانا اور آنجہانی ظفر اللہ قادیانی کو کابینہ سے خارج کرانا۔ یہ پروگرام تھا، ان اللہ کے بندوں کا جن کی بے سروسامانی کا حال میں لکھ چکا ہوں۔ کہ صرف ایک روپیہ ان کے بیت المال میں ہے اور ان کے دشمن قادیانیوں کا یہ حال ہے کہ امریکہ ان کا سرپرست اول ہے، استعمار کے خود کاشتہ پودے ہیں، پاکستان کی تمام بڑی آسامیوں پر ان کا قبضہ ہے، ظفر اللہ وزیر خارجہ ہے، ان کا لیڈر بشیر الدین محمود خود اخبارات میں یہ بیان چھپوا رہا ہے کہ پاکستان کے تمام مولوی میری چوکھٹ پر حاضری دیں گے اور مجھ سے معافیاں مانگیں گے، دوسری طرف علماء حق کا یہ قافلہ ہے، اللہ کا نام لے کر میدانِ کارزار میں کفن پہن کر ناموس رسول عربی کے تحفظ کا فیصلہ کر چکا ہے، ظالم حکمران گولیاں چلاتے ہیں، ہزاروں مسلمان شہید ہو جاتے ہیں، سوا لاکھ مسلمان جیلوں میں چلے جاتے ہیں، حکومت کی طرف سے پورے ملک میں ختم نبوت کانفرنسوں پر پابندی لگ جاتی ہے، ختم نبوت کے تمام دفاتر سیل کر دیئے جاتے ہیں، خوف و ہراس پھیلانے کے لئے مارشل لاء کی خلاف ورزی کا بہانہ بنا کر پاکستان کے حکمران کئی ایک رضاکاروں کو پھانسی کی سزا کا اعلان کرتے ہیں، یہ تمام حربے صرف اور صرف اس لئے استعمال کر رہے ہیں کہ علماء حق کی تحریک کو قوت اور طاقت کے بل بوتے پر دبا دیا جائے لیکن خدا تعالیٰ نے ان حق والوں کی نصرت اور اعانت کا فیصلہ آسمانوں پر ایسا فرمایا کہ سب سے پہلے ان تمام ظالموں کو اپنی گرفت میں لیا اور جن کو اپنی حکمرانی پہ ناز تھا، ان کو دربدر کی ٹھوکریں کھلائیں اور دنیا کے لئے تازیانۂ عبرت بن گئے۔

بشیر الدین جو قادیانی جماعت کا لیڈر تھا، دس سال تک کتے کی طرح بھونک بھونک کر مرا۔ پھر ۱۹۷۴ء کی ختم نبوت تحریک میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ ربوہ کھلا شہر بن گیا، تحریک ختم نبوت کے مجاہدین نے اب اپنا ہیڈ کوارٹر ربوہ میں بنا دیا، کئی مسجدیں ربوہ میں بن گئیں۔ ختم نبوت کی سالانہ کانفرنسیں ربوہ میں شروع ہو گئیں۔ ربوہ شہر بنایا قادیانیوں نے تھا اب ٹاؤن کمیٹی کے چیئرمین ہم ہیں۔

مرزا طاہر عقل کا اندھا ہے اس نے تحریک ختم نبوت کے ایک مجاہد مولانا محمد اسلم قریشی کو اپنے غنڈوں سے شہید کرا دیا، پھر پاکستان کے ہر مسلمان نے مرنے مارنے کی قسم کھائی، ان کی قوتِ ایمانی کا مرزا طاہر پر ایسا اثر ہوا کہ مرزا طاہر چوروں اور سمگلروں کی طرح پاکستان سے فرار ہوا اور لندن یہ سوچ کر آیا کہ تحریک ختم نبوت والے نادار ہیں جن کے پاس صرف جذبۂ ایمانی ہے اور دولت وغیرہ نہیں، وہ لندن کیسے آئیں گے، میں اس بین الاقوامی شہر سے اپنے سرپرست انگریز کے توسط سے پوری دنیا کو تحریک ختم نبوت والوں کے خلاف متنفر کر دوں گا اور پوری دنیا کو اپنی مظلومیت کا قائل کر دوں گا، لیکن ربّ کائنات جو اکابرین ختم نبوت کی قربانیوں کو منظور فرما چکے تھے، جن کے اخلاص اور للٰہیت کے تذکرے آسمانوں پر فرشتے کرتے تھے، ان اکابرین کے ابابیلوں کو خدا تعالیٰ نے ہمت دی اور حوصلہ بخشا، وہ پاکستان سے لندن آئے صرف اور صرف آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس کے تحفظ کے لئے جو بالکل غریب الدیار تھے جن کے پاس اپنے سر چھپانے کی جگہ نہیں تھی اور نہ کوئی لندن میں واقف کار تھا، صرف اور صرف اپنے رب پر بھروسہ تھا اور اپنے پیارے نبیؐ کی ختم نبوت کے تحفظ کا دل میں درد تھا، پھر خدا تعالیٰ نے جو دلوں کے مالک ہیں ان مجاہدین ختم نبوت کے لئے پورے برطانیہ کو ایسا مسخر کیا کہ

ہر مسلمان کے دل میں ان کے لئے محبت اور شفقت پیدا فرمادی۔ برطانیہ کے رہنے والے ہر مسلمان کو خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کا سپاہی بنادیا۔ دیکھتے ہی دیکھتے لندن میں تین سالانہ ختم نبوت کانفرنسیں منعقد ہوگئیں۔ لندن جیسے شہر میں ایک وسیع و عریض چرچ کی عمارت ۵۰ لاکھ روپے میں خرید لی۔

تحریک ختم نبوت کے خدام نذیر احمد بلوچ اور مولانا عبدالرحمن صاحب یعقوب باوا، مولانا منظور احمد الحسینی نے جب تیسری سالانہ ختم نبوت کانفرنس لندن کے بعد پورے برطانیہ کا تفصیلی دورہ کیا اور تقریباً تین ہزار میل اندرون ملک کا سفر کیا تو یہ دیکھ کر حیران ہوگئے کہ برطانیہ کے تمام مسلمان فیصلہ کرچکے ہیں کہ انشاء اللہ انگلستان قادیانیوں کے لئے قبرستان بنے گا۔ اب برطانیہ میں مرزا طاہر کا یہ عالم ہے کہ ہر وقت اس پر سخت قسم کا پہرہ ہے، باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ اس کا بستر بوریا برطانیہ سے اب کسی اور ملک میں کوچ کرنے والا ہے۔ خدا تعالیٰ کی شان کبریائی آپ دیکھیں کہ جس طرح شہنشاہ ایران کو دنیا کا کوئی ملک پناہ دینے کے لئے تیار نہیں تھا بعینہٖ مرزا طاہر کی اب یہی حیثیت ہے، بلکہ اب نوجوان قادیانیوں کے دلوں میں مرزا طاہر کے خلاف شدید قسم کی نفرت ہے کہ اگر مرزا طاہر مولانا محمد اسلم قریشی کو شہید نہ کراتا تو ہمیں یہ در در کی ٹھوکریں نہ کھانی پڑتیں۔ خلاصۂ کلام یہ ہے کہ اس وقت برطانیہ میں تحریک ختم نبوت پورے عروج پر ہے، شہداء ختم نبوت کا خون رنگ لاچکا ہے۔

فتنۂ قادیانیت کی شہ رگ تک ہم پہنچ چکے ہیں، اس فتنہ کے پوری دنیا سے نیست و نابود ہونے کے دن بالکل قریب ہیں۔ اس فتح اور نصرت پر ہم ختم نبوت کے خدام اللہ تعالیٰ کا جتنا بھی شکر ادا کریں اتنا ہی کم ہے۔

۳۲۸ قادیانیوں کو فوج سے نکالنے کا حکم

فیصل آباد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ممتاز راہنما مولوی فقیر محمد نے صدیق آباد ختم نبوت کانفرنس کی روشنی میں سینکڑوں تاروں کے ذریعے مطالبہ کیا تھا کہ فوج سے ۳۲۸ قادیانیوں کو فوراً نکالا جائے۔ اخبار جنگ لاہور ۲ نومبر ۸۶ء کے مطابق صدر جنرل محمد ضیاء الحق نے اس سلسلہ میں جی ایچ کیو کو فوری ہدایت جاری کی ہے اور فوری کارروائی کرنے کو کہا ہے۔ اگر یہ اخباری اطلاع صحیح ہے تو پھر یہ انتہائی قابل تحسین اقدام ہے۔ اس سلسلہ میں دیر نہ کی جائے اور فوری کارروائی کی جائے ______

ہم متعدد مرتبہ ان خیالات کا اظہار کرچکے ہیں کہ قادیانی صرف اسلام کے ہی دشمن نہیں بلکہ ملک کے بھی دشمن ہیں۔ ملک میں جتنے بھی تخریب کاری کے واقعات ہورہے ہیں، ان میں زیادہ تر قادیانیوں کا ہاتھ ہے۔ گذشتہ سال ہم نے قادیان سے شائع ہونے والے رسالہ "مشکوٰۃ" کے حوالے سے مرزا طاہر کی ایک تقریر سے اقتباس دیا تھا جس میں اس نے پاکستان کے خلاف "طبل جنگ" بجایا ہے اور قادیانیوں کو نئے انقلاب کی نوید سنائی ہے۔ ابھی حال ہی میں کراچی کے قادیانی کمانڈروں کو ایک پیغام بھیجا ہے اس میں بھی اسی قسم کے خیالات کا اظہار تھا۔

بہرحال صدر جنرل محمد ضیاء الحق صاحب نے اگر واقعی جی ایچ کیو کو کوئی ہدایت جاری کی ہے تو یہ ہدایت سرخ فیتہ کا شکار نہیں ہونی چاہئے۔ آخر اس بات کی کیا ضمانت ہے کہ جی ایچ کیو میں کوئی قادیانی نہیں جب وہاں بھی قادیانی گھسے ہوئے ہیں تو وہ یقیناً اپنے ہاتھ دکھانے کی کوشش کریں گے اور اس ہدایت کو "خرد برد" کرنے کی کوشش کریں گے۔

ہمارے سامنے ایک مثال موجود ہے، سکھر اور ساہیوال کے قادیانی جنہوں نے مسلمانوں کو گولیاں چلاکر اور بم پھینک کر شہید کیا تھا۔ عدالت سے انہیں سزائے موت ہوچکی ہے اور صدر نے توثیق بھی کردی ہے، لیکن صدر کی توثیق کے بعد آج تک اس پر عمل درآمد نہیں ہوا۔ اس لئے کہ قادیانی افسروں نے اس فیصلے کو دبا دیا ہے۔

بہرحال ہم صدر صاحب سے گذارش کریں گے کہ وہ اس بات پر بھی نظر رکھیں کہ فوج سے قادیانی افسروں کو نکالنے کا عمل کب پایۂ تکمیل تک پہنچتا ہے۔

وزیر خارجہ کا استعفیٰ ______ امریکی یہودی اور قادیانی سازش

وزیر خارجہ صاحبزادہ یعقوب نے استعفیٰ دیدیا اور استعفیٰ منظور بھی ہوگیا۔ بظاہر اس کی وجوہات ذاتی بتائی جاتی ہیں لیکن دراصل یہ امریکی یہودی اور قادیانی سازش کا کرشمہ ہے۔ امریکی امداد بند کرانے کے بعد قادیانیوں نے پاکستان کے وقار پر یہ دوسرا حملہ کیا ہے، روزنامہ نوائے وقت ملتان نے (۱۰ اکتوبر) بھارتی اخبار ہندوستان ٹائمز کے حوالے سے یہ خبر دی تھی کہ مراکش، اقوام متحدہ کے ادارے یونیسکو کے ڈائریکٹر جنرل کے عہدے کے لئے پاکستانی سائنسدان ڈاکٹر عبدالسلام کا نام پیش کرے گا۔ حالانکہ پاکستان کی طرف سے صاحبزادہ یعقوب امیدوار تھے۔ اس کا بدلہ لینے کے لئے قادیانیوں نے سازشیں کرکے پاکستان کو ناکامی سے دوچار کردیا۔ اس صورت حال کے بعد حکمرانوں کو قادیانیوں کے بارے میں اپنے نرم رویہ پر غور کرنا چاہئے۔ جب قادیانی یہ فیصلہ کرچکے ہیں کہ پاکستان کو ہر حال میں نقصان پہنچانا ہے تو ایسے میں قادیانی پاکستان کے کیا لگتے ہیں انہیں ایران کے بہائیوں کی طرح پاکستان سے نکال باہر کرنا چاہیئے۔

بدترین عادتیں ——— بخل اور بزدلی

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا مہاجر مدنیؒ

پھر دوسرے فقیر سے مطالبہ ہوا کہ تو نے اپنے لئے کیا بھیجا اور عیال کے لئے کیا چھوڑا، اس نے عرض کیا یا اللہ! آپ نے مجھے دیا ہی کیا تھا، جس کا اب سوال ہے، ارشاد ہوا کہ کیا ہم نے تجھے صحت نہ دی تھی، گویائی نہ دی تھی، کان، آنکھ نہ دیئے تھے، اور قرآن پاک میں یہ نہ کہا تھا اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ، مجھ سے دعائیں مانگو میں قبول کروں گا؟ اس نے عرض کیا، یا اللہ یہ تو بے شک سب صحیح ہے، مگر مجھ سے بھول ہوئی، ارشاد ہوا کہ اچھا آج ہم نے بھی تجھے بھلا دیا، جا چلا جا۔ اگر تجھے خبر ہوتی کہ تیرے لئے ہمارے یہاں کیا کیا عذاب ہے تو بہت کم ہنستا اور بہت زیادہ روتا۔ (الترغیب)

فقیہ ابو اللیث سمرقندیؒ فرماتے ہیں کہ باہر سے لانے والے سے وہ شخص مراد ہے جو تجارت کی غرض سے دوسرے شہروں سے غلہ خرید کر لائے تاکہ لوگوں کے ہاتھ ارزاں فروخت کرے تو اس کو (اللہ جل شانہٗ کی طرف سے) روزی دی جاتی ہے، کیونکہ لوگ اس سے منتفع ہوتے ہیں، ان کی دعائیں اس کو لگتی ہیں، اور روکنے والے سے وہ شخص مراد ہے جو روکنے کی نیت سے خرید کر رکھے اور لوگوں کو اس سے نقصان پہنچے (تنبیہ الغافلین) یعنی گرانی کے انتظار میں روکے رکھے اور باوجود لوگوں کی حاجت کے فروخت نہ کرے، اس پر لعنت ہے، یعنی بخل اور لالچ اور نفع کمانے کی غرض سے غلہ وغیرہ جن چیزوں کی لوگوں کو اپنی زندگی کے لئے احتیاج ہے خرید کر روکے رکھے اور گرانی کی زیادتی کا دن بدن انتظار کرتا رہے، اس پر حضورؐ کی طرف سے لعنت کی گئی۔

ایک اور حدیث میں حضورؐ کا ارشاد نقل کیا گیا کہ جو شخص مسلمانوں پر اُن کے کھانے کو چالیس دن تک باوجود سخت احتیاج کے روکے رکھے (فروخت نہ کرے) حق تعالیٰ شانہٗ اس کو کوڑھ کے مرض میں اور افلاس میں مبتلا کرتے ہیں (مشکوٰۃ) اس سے معلوم ہوا کہ جو شخص مسلمانوں کو نقصان پہنچاتا ہے، اور فقر میں مبتلا کرتا ہے، اُس پر بدنی عذاب (کوڑھ) بھی مسلط ہوتا ہے اور مالی عذاب افلاس و فقر بھی، اور اس کے بالمقابل پہلی حدیث میں گزر چکا کہ جو دوسری جگہ سے لاکر ارزانی سے فروخت کرتا ہے، اللہ جل شانہٗ خود اس کو روزی اور نفع پہنچاتے ہیں۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ غلہ روکنے والا بھی کیا بُرا آدمی ہے کہ اگر نرخ ارزاں ہوتا ہے تو اس کو رنج ہوتا ہے اور گراں ہوتا ہے تو خوش ہوتا ہے، ایک اور حدیث میں ہے کہ جو شخص چالیس دن (احتیاج کے باوجود) غلہ روکے رکھے، (فروخت نہ کرے) پھر اس کو لوگوں پر صدقہ کر دے تو یہ صدقہ کرنا بھی اس روکنے کا کفارہ نہ ہوگا۔ مشکوٰۃ، ایک حدیث میں آیا کہ پہلی امتوں میں ایک بزرگ ریت کے ایک ٹیلہ پر کو گزرے، گرانی کا زمانہ تھا، وہ اپنے دل میں یہ تمنا کرنے لگے کہ اگر یہ ریت کا ٹیلہ غلہ کا ڈھیر ہوتا تو میں اس سے بنی اسرائیل کو خوب کھلاتا، حق تعالیٰ شانہٗ نے اس زمانہ کے نبی علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام پر وحی ارسال کی کہ فلاں بزرگ کو بشارت سنا دو کہ ہم نے تمہارے لئے اتنا ہی اجر ثواب لکھ دیا جتنا کہ ریت کا ٹیلہ غلہ کا ہوتا اور تم اس کو لوگوں میں تقسیم کر دیتے۔ (تنبیہ الغافلین)

حق تعالیٰ کے یہاں ثواب کی کمی نہیں ہے اس کو اجر و ثواب دینے کے لئے نہ ذخیرہ کی ضرورت ہے، نہ اعلیٰ اور کمائی کی۔ اس کے ایک اشارہ میں ساری دنیا کی پیداوار ہے وہاں لوگوں کا عمل اور اخلاص دیکھا جاتا ہے اور جو اس کی مخلوق پر رحمت و شفقت کرتا ہے، اس پر رحمت و شفقت میں وہاں کوئی کمی نہیں۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا، اور عرض کیا کہ مجھے کچھ نصیحت فرما دیں۔ آپؓ نے فرمایا کہ تمہیں چھ چیزوں کی نصیحت کرتا ہوں، سب سے پہلی چیز اللہ پر بھروسہ اور یقین ان چیزوں کا جن کا اللہ تعالیٰ نے خود ذمہ رکھا ہے (مثلاً روزی وغیرہ) دوسرے اللہ کے فرائض کو اپنے اپنے وقت پر ادا کرنا، تیسرے زبان ہر وقت اللہ کے ذکر سے تر و تازہ رہے، چوتھے شیطان کا کہا نہ مان، وہ ساری مخلوق سے حسد رکھتا ہے پانچویں دنیا کے آباد کرنے میں مشغول نہ ہونا کہ وہ آخرت کو برباد کرے گی۔ چھٹے مسلمانوں کی خیر خواہی کا ہر وقت خیال رکھنا۔

فقیہ ابو اللیثؒ فرماتے ہیں کہ سعادت کی گیارہ علامتیں ہیں اور اس کی بدبختی کی بھی گیارہ علامات ہیں۔ سعادت کی گیارہ علامات یہ ہیں: نمبر ۱ دنیا سے بے رغبتی کرنا نمبر ۲ عبادت اور تلاوت کلام قرآن کی کثرت نمبر ۳ فضول بات سے احتراز نمبر ۴ نماز کا اپنے اوقات پر خصوصی اہتمام نمبر ۵ حرام چیز سے چاہے ادنیٰ درجہ کی حرام ہو بچنا نمبر ۶ صلحا کی صحبت اختیار کرنا نمبر ۷ متواضع رہنا، تکبر نہ کرنا نمبر ۸ سخی اور کریم ہونا، نمبر ۹ اللہ کی مخلوق پر شفقت کرنا نمبر ۱۰ مخلوق کو نفع پہنچانا، نمبر ۱۱ موت کو کثرت سے یاد کرنا۔

باقی صفحہ ۳۰ پر

حضرت عُزیر علیہ السلام

قدرت خداوندی کا ایک منفرد واقعہ

مولانا دین محمد وفائی۔ رستم (شکارپور سندھ)

ایک روز حضرت عزیر علیہ السلام ایک سرسبز وشاداب باغ میں داخل ہوئے شاخیں پھلوں سے لدی ہوئی ہیں، بلبل چہچہا رہے ہیں پرندے گا رہے ہیں۔ انہوں نے گھڑی بھر باغ کی شان و شوکت کا مظاہرہ کیا اور اس سے لطف اٹھاتے رہے، پھر ایک ٹوکری انگوروں سے بھری دوسری انجیروں سے بھری تھوڑی سی روٹیاں ساتھ لیں اور اپنے گدھے پر سوار ہو کر گھر کا راستہ لیا، راستے میں وہ کائنات کے راز اور باری کی عظمت پر غور کرتے جا رہے تھے کہ راستہ بھول کر ایک ویران گاؤں میں جا پہنچے،

جہاں پر ٹیلے اور مٹے ہوئے مکانوں کے نشانات سڑی گلی ہڈیاں اور فرسودہ لاشیں پڑی ہوئی کسی بد نصیب قوم کی داستان دہرا رہی تھی، وہ اپنے گدھے سے اترے اور اس کے قریب وہ دونوں ٹوکریاں رکھ دیں، گدھے کو باندھ لیا اور اپنی پیٹھ دیوار سے لگا کر بیٹھ گئے تاکہ دل کو مطمئن کر کے اپنی فکر اور قوت سے دوبارہ کام لیں یہ مقام انہیں بڑا پسند آیا وہ باد نسیم (ٹھنڈی ہوا) سے لطف اٹھانے لگے، اسی حالت میں وہ ان لاشوں کی نسبت سوچنے لگے، کہ انہیں زندہ کر کے دوبارہ کس طرح منتشر کیا جائیگا، یہ جسم زمین کا جزو بن جانے اور ایسی خاک ہو جانے کے بعد جن پر برسنے والا بادل خوب برستا ہے، کیسے جاندار ہو کر حشر میں اٹھائے جائیں گے اس کے بعد ان کے خیالات ان ڈھیروں اور ٹیلوں میں گردش کرنے لگے، آنکھیں بند ہو گئیں،،

حضرت عزیر علیہ السلام کی موت اور دوبارہ زندگی،،

برس ہا برس گذر گئے، بچے بوڑھے ہو گئے... لوگوں کی عمریں ختم ہو گئی، کئی قومیں مٹ گئیں اور بہت سے عالیشان محل منہدم ہو گئے، مگر عزیر علیہ السلام اس درمیان اسی حالت میں رہے،

آخر اللہ کا حکم ہوا کہ اس قضیہ کا فیصلہ کر دیا جائے، جس میں لوگ حیران تھے اور اس کا طریقہ ان کی سمجھ سے باہر اور ان کے درمیان اختلافات کا باعث بنا ہوا تھا، وہ چاہتے تھے کہ اس کی مثال وہ خود دیکھیں چنانچہ عزیر علیہ السلام اٹھ کھڑے ہوئے انہوں نے اپنا گدھا ڈھونڈھنا اور خورد و نوش تلاش کرنا شروع کر دیا

فرشتے سے سوال وجواب

فرشتہ نے آکر ان سے پوچھنے لگا تمہارا کیا خیال ہے عزیر علیہ السلام! تم کتنا سوتے ہو گے؟

انہوں نے جواب میں کہا " ایک دن یا دن کا کچھ حصہ سوتا رہا ہوں گا" اس فرشتے نے پھر کہا "نہیں بلکہ تم ایک سو برس تک رہے ہو، تم پر پانی کی پھوار اور لو چھاڑ پڑتی رہی ہے تم پر ہوائیں چلتی رہی ہیں اور اتنی طویل مدت اور پے در پے وقت گذرنے کے باوجود تمہارا کھانا ویسا ہی ٹھیک رہا اور تمہارے پینے کا پانی متغیر نہیں ہوا، لیکن اپنے گدھے کو تو دیکھو اس کی ہڈیاں الگ الگ اور جوڑ جوڑ علیحدہ علیحدہ ہو گئے اور اللہ جس کی شان بہت بڑی ہے تمہیں عنقریب دکھا دے گا کہ وہ ان ہڈیوں میں جان ڈال کر انہیں کس طرح زندہ کر دیتا ہے، تاکہ حشر میں زندہ اٹھائے جانے کی نسبت تمہارا دل مطمئن ہو جائے اور وہ تمہیں لوگوں کے لئے ایک نشانی بنا دے گا تاکہ تم انہیں شک وشبہ کی تاریکیوں سے نکال دو اور ایمان کے حق مرتقویٰ کا سمجھنا دشوار ہو انہیں ان پر واضح کر دو"

اب جو حضرت علیہ السلام نے مڑ کر دیکھا تو گدھا اپنی پوری نشانیوں اور علامتوں کے ساتھ. چاروں ہاتھوں پیروں پر کھڑا نظر آیا، جس کے جسم میں زندگی کی شریانیں دوڑ رہی تھیں حضرت عزیر علیہ السلام نے کہا اعلم ان اللہ علیٰ کل شیء قدیر،،

میں جانتا ہوں کہ بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر

حضرت عزیر علیہ السلام گھر کی طرف

انہوں نے اپنا گدھا اور اپنے گھر کا راستہ پہچاننا شروع کیا، اب پہلے کے تمام نشانات اور مکانات تبدیل ہو گئے تھے، اس وقت وہ اپنے گذرے ہوئے زمانے کو اس طرح یاد کرنے لگے جیسے کسی دور دراز خواب کو یاد کر رہے ہوں، یہاں تک کہ وہ اپنے مکان تک پہنچ گئے وہاں کیا دیکھتے ہیں کہ ایک نہایت سن رسیدہ عورت رہتی ہے جس کی کمر جھک چکی ہے، بدن مرجھا چکا ہے، مگر ولیل ونہار کے چکر کے باوجود ابھی زندہ ہے اگرچہ اس کی نظر کمزور ہو چکی ہے یہ حضرت عزیر علیہ السلام کی لونڈی تھی جسے عزیرؑ اس کی عین جوانی کے عالم میں چھوڑ گئے تھے، حضرت عزیر علیہ السلام نے اس لونڈی سے پوچھا:-

کیا عزیرؑ کا مکان یہی ہے؟

رقت کی وجہ سے بڑھیا کی آواز گھٹنے لگی، آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے، اس نے کہا عزیرؑ تو جا چکے ہیں، لوگ انہیں بھول گئے میں نے تو ایک مدت سے کسی کو عزیر کا ذکر کرتے نہیں سنا، صرف آج ہی سن رہی ہوں،

الجھن اور دعا کا مطالبہ

حضرت عزیر علیہ السلام نے کہا کہ "میں ہی عزیر ہوں" اللہ تعالیٰ نے مجھے سو برس موت کی حالت میں رکھا، اب پھر زندگی بخشی ہے،،

یہ بات سن کر بڑھیا کو الجھن ہوئی اور بظاہر اس نے عزیرؑ کے دعوے کو سچ ماننے سے انکار کر دیا، اور پھر کہا ”عزیرؑ ایک بڑے نیک اور مستجاب الدعوات شخص تھے جو دعا کرتے تھے قبول ہو جاتی تھی وہ اللہ سے جس مریض کی شفا کے لئے بھی سفارش کرتے تھے اللہ تعالیٰ اسے شفا بخشتے تھے، اس لئے تم اللہ تعالیٰ سے دعا کرو کہ وہ میرے جسم کو ٹھیک کر دے اور کھوئی ہوئی بینائی کو لوٹا دے۔“

حضرت عزیر علیہ السلام نے اس کے کہنے کے مطابق اللہ سے دعا کی، یکایک بڑھیا کی آنکھوں میں بینائی لوٹ آئی اور چہرہ درخشاں نظر آنے لگا بڑھیا نے عزیرؑ کے ہاتھوں اور پیروں کو بوسہ دیا پھر اسی وقت وہ بڑھیا بنی اسرائیل کی اس قوم کے پاس روانہ ہو گئی، ان لوگوں میں حضرت عزیرؑ کے بیٹے اور پوتے سب تھے ان میں سے کوئی اسی برس کا ہو چکا تھا اور کوئی پاس کے لگ بھگ تھا، انہیں میں ان کے دوست اور ساتھی بھی تھے جنہیں زمانے نے بوڑھا اور کمزور کر دیا تھا، بڑھیا ان کے پاس پہنچ کر چلائی: جس عزیرؑ کو تم سو برس پہلے کھو بیٹھے تھے اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ پھر سے جوان ہو کر آ گئے ہیں۔

خاص نشان کی جانچ

اب جو حضرت عزیرؑ انہیں نظر آئے تو بڑے طاقتور سڈول اور ہاتھ پاؤں کے مضبوط تھے، اس لئے لوگوں نے ان کے بیان کو ماننے سے انکار کر دیا، اور ان کی بات کو جھوٹا سمجھا، تاہم انہوں نے عقل اور دلیل کے ذریعے انہیں آزمانے کا ارادہ کیا۔ چنانچہ حضرت عزیرؑ کے بیٹوں میں سے ایک نے کہا کہ میرے والد کے شانے میں ایک خاص نشانی ہے، جس سے وہ پہچانے جا سکتے ہیں، چنانچہ اس کو دیکھنے کے لئے انہوں نے حضرت عزیرؑ کا شانہ کھولا، لوگ یہ دیکھ کر حیران ہو گئے کہ وہ پہچان حضرت عزیرؑ کے بیٹوں نے جس طرح بیان کی تھی اسی طرح موجود تھی، اس کا حال ان کے پوتے بھی سن چکے تھے، لیکن اس علامت کے دیکھنے کے بعد بھی انہوں نے چاہا کہ ان کے دلوں کو یقین اور اطمینان ہو جائے اور شک و شبہ کے آثار بالکل رفع ہو جائیں، اس ارادے سے ایک اور کہنے لگا، ہم سے بیان کیا گیا ہے، کہ جب بخت نصر نے بیت المقدس پر چڑھائی کی اور جس وقت تورات کے نسخے جلا دیئے اس وقت سے سوائے تھوڑے آدمیوں کے تورات کو حفظ کرنے والا کوئی نہیں، انہی تھوڑے آدمیوں میں عزیرؑ بھی ہیں۔ اگر آپ ہی عزیر ہیں تو تورات کا جو حصہ آپ حفظ کرتے تھے اس میں سے ہم کو سنایئے، یہ سن کر حضرت عزیر علیہ السلام نے تورات انہیں پڑھ کر سنائی اس میں سے ایک آیت بھی نہ چھوڑی، نہ کسی جز و لفظ میں تحریف یا کمی بیشی کی اب لوگوں نے حضرت عزیر علیہ السلام کی بات کی تصدیق کی ان سے مصافحہ کیا اور خوشی ظاہر کی، مگر ان میں شقاوت اور بدبختی آئی۔ یہ خوشی ہوئی تھی، کہ ان تمام مشاہدوں کے باوجود ان کے ایمان میں اضافہ نہیں ہوا بلکہ کفر اور بڑھ گیا، اور یہ کہہ اٹھے کہ عُزَیْرُ ابْنُ اللّٰہِ (عزیرؑ اللہ کا بیٹا ہے) اس طرح عزیرؑ کے مخاطبین نے خود اپنے ہادی اور مصلح کے ساتھ عقیدت میں غلو کیا اور راہ حق کو چھوڑ کر افراط و تفریط میں پڑ گئے

خالق کی نافرمانی اور مخلوق کی طاعت

مرسلہ: صوفی عبدالغفور خان کی مروت

حضرت حسن بصریؒ کا قول ہے کہ ایک مرتبہ آپ کو ابن ہبیرہ نے بلایا، اتفاق سے امام شعبیؒ بھی تشریف لے آئے ابن ہبیرہ نے حضرت حسنؒ سے کہا: ابو سعید! ان خطوط کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے جو ہمارے پاس یزید بن عبدالملک کے پاس سے آتے ہیں۔ اور ان میں بعض احکام وہ ہوتے ہیں جو کتاب اللہ کے خلاف ہوتے ہیں۔ اگر میں ان کو نافذ کروں تو اللہ کی ناراضگی کا اندیشہ ہے اور نافذ کروں تو جان کا خوف ہے، حضرت حسنؒ نے کہا: تیرے پاس فقیہ حجاز امام شعبیؒ موجود ہیں ان سے پوچھ لو، امام شعبیؒ نے ابن ہبیرہ کے مسئلے میں نرمی اختیار کی اور کہا: راہ راست پر رہو اور میانہ روی اختیار کر کیونکہ تو بہر حال محکوم ہے، ابن ہبیرہ نے حضرت حسنؒ سے کہا، آپ کیا فرماتے ہیں، آپ نے کہا، حدیث پاک میں ہے۔

(خالق کی نافرمانی میں مخلوق کی اطاعت جائز نہیں)،

اس لئے یزید جو کچھ تیرے پاس لکھے اس میں غور کر اور کتاب اللہ سے اس کا موازنہ کر پھر جو حکم کتاب اللہ کے موافق ہو اس کو نافذ کر دو اور جو خلاف ہو اس کو ہرگز نافذ نہ کر، اس لئے کہ خدا تیرے لئے یزید سے بہتر ہے، اور خدا کی کتاب یزید کی کتاب سے بہتر ہے۔ ابن ہبیرہ نے حضرت

باقی صفحہ ۳۰ پر

شاہ عبدالقدوس گنگوہی کا واقعہ

مرسلہ: محمد جاوید شہزاد ننکانہ

شاہ عبدالقدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ بہت بڑے ولی اللہ اور اپنے زمانہ کے قطب گزرے ہیں۔ اپنے استاد اور مرشد کی خدمت میں رہتے تھے۔ ایک بلی ان کے گھر میں رات کو آجاتی اور دودھ پی جایا کرتی حضرت مرشد کی بیوی نے شکایت کی کہ بیرونی دیوار میں موری سے آتی ہے اور دودھ خراب کر جاتی ہے۔ حضرت نے فرمایا بیٹے اس موری کو بند کر دو اس میں سے بلی رات کو گھر میں داخل ہو جاتی ہے اور ہمارا دودھ پی جاتی ہے۔ سعادت مند مرید نے اس موری میں ایک روڑا رکھ دیا اور وہ سوراخ بند ہوگیا۔ رات ہوئی بلی آئی اسے دودھ پینے کا چسکا پڑا ہوا تھا اس نے پنجوں سے روڑا نکال لیا اندر داخل ہوگئی اور پھر دودھ پی لیا۔ صبح ہوئی حضرت کے گھر سے پھر شکایت ہوئی کہ بلی نے دودھ پی لیا ہے۔ حضرت نے نیک نصیب عبدالقدوس سے فرمایا کہ بیٹا موری ذرا مضبوط کر کے بند کر دو بلی باز نہیں آتی۔ غرض کیا حضرت آج اتنا مضبوط کر کے سوراخ بند کردوں گا کہ بلی داخل نہ ہو سکے گی رات ہوئی سب لوگ سو گئے۔ قدوس اٹھے اور موری کے سامنے اپنا سر رکھ کر زمین پر سو گئے خدا کی قدرت رات کو بادل آئے اور خوب برسے قدوس نے موری کو بند کیا ہوا تھا حضرت کے گھر کے صحن کا پانی باہر نہ نکل سکا اندر پانی پانی ہوگیا۔ گھر والوں نے سوچا آج قدوس نے سوراخ مضبوط کر کے بند کیا ہوا ہے جب تک اسے کھولا نہ جائے یہ پانی نہیں نکل سکتا۔ ایک بانس لے کر سوراخ میں اس انداز سے کہ آگے اینٹ ہے زور سے مارا گیا۔ قدوس کا سر زخمی ہوگیا۔ اچانک چوٹ کھا کر بیچارے کی چیخ نکل گئی چیخ سن کر حضرت مرشد باہر تشریف لائے ادھر سے بجلی چمکی دیکھا قدوس کھڑا ہے اور لہولہان ہو رہا ہے حضرت ماجرا سمجھ گئے پیار اور شفقت سے زخمی قدوس کو سینے سے لگایا اور دعا کی حق تعالیٰ نے قدوس کو مرشد کی اس دعا سے قطب عالم شاہ عبدالقدوس گنگوہی بنا دیا۔

بقیہ۔ ارتداد سے دوبارہ اسلام کی طرف

آخر میں انہوں نے نوجوان کی استقامت کے لئے دعا فرمائی اور نصیحتیں کیں۔ اس محفل میں دفتر کے حضرات میں سے رانا محمد انور، حافظ عبدالستار واحدی بھی موجود تھے۔

حاصل مطالعہ

مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ جب سبق پڑھانے کیلئے درس گاہ میں تشریف لے جاتے تو پہلے خود سلام فرماتے۔ طلبہ بھی اس نعمت کے منتظر رہتے تھے مگر غایت ادب کی وجہ سے جواب آہستہ دیتے ان کے دل سے رعب کم کرنے کے لئے ایک دن حضرت نے فرمایا: دیکھو سلام کرنا سنت ہے اور جواب دینا واجب ہے لہٰذا اگر تم جواب نہیں دیتے تو میرا کیا نقصان؟ طلباء مقصد سمجھ گئے اور اس کے بعد با آواز بلند وعلیکم السلام کہنے لگے اس سے حضرت بہت خوش ہوتے تھے۔

(از شیخ الاسلام کے حیرت انگیز واقعات)

مملکت خداداد پاکستان میں
آیورویدک
کشتہ جات
جڑی بوٹیوں کے نمکیات
قرابادینی مرکبات
تیار کرنے والا عظیم طبی ادارہ
الحافظ دواخانہ منچن آباد ضلع بہاولنگر

اخلاقِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

محمد اقبال حیدرآباد

"آپ کا خلق عظیم، ایسا خلق کہ آج تک کسی کو نصیب نہ ہوا، اہل خانہ کے ساتھ آپ کا حسن سلوک حسن معاشرت۔ تمام ازواج کے ساتھ آپ کا سلوک یکساں تھا۔ کبھی کسی کو شکایت کا موقع نہ دیا۔ تمام لوگوں سے آپ کا سلوک مثالی تھا، اکثر لوگ فقط زیارت و گفتگو سے اتنے متاثر ہوئے کہ فوراً ایمان لے آئے"۔

"آپ نے پہلے اپنی مقدس تعلیمات پر خود عمل فرمایا، پھر اس کو دنیا کے سامنے رکھا، یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید نے آپ کے حسن و اخلاق کو تمام بنی نوع انسان کے لئے ایک مثالی نمونہ قرار دیا"۔

"فتح مکہ سے قبل کچھ عرصہ قبل مکہ میں قحط پڑا، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ سو اشرفیاں مکہ ارسال فرمائیں اور فرمایا یہ رقم ابوسفیان بن حرب اور صفوان بن امیہ کے حوالے کر دی جائے کہ وہ اسے مکہ کے حاجت مندوں پر خرچ کر دیں یا تقسیم کر دیں تو ابوسفیان نے اسے قبول کر لیا، لیکن صفوان نے انکار کر دیا اور کہا، محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے تو یہ رقم اس لئے بھیجی ہے کہ اس سے ہمارے نوجوانوں کو بہکالیں"۔

"سیرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حسن خلق پر کتنی اچھی روشنی پڑ گئی، قحط مکہ کا واقعہ فتح مکہ سے کچھ قبل کا ہے صورت حال ذہن کے سامنے لائیے، مکہ کی حکومت اور رعایا دونوں عداوت اسلام و رسول اسلام میں نام پیدا کر چکے ہیں اذیت رسانی کی کوئی شکل اٹھا نہیں رکھی ہے اور اس دشمنی کی مدت بھی بیس سال گذر چکی ہے، مکہ چھوڑنے اور جلا وطنی اختیار کر لینے پر بھی عداوت ختم نہیں، جنگ و محاربہ تسلسل ذہنوں کا سلسلہ برابر جاری ہے، عین اس حالت میں مکہ میں خشک سالی نمودار ہوتی ہے، لوگ بھوک سے بلبلانے لگتے ہیں، اس فضا اور اس ماحول میں آپ دشمن کی اس خستہ حالی پر خاموش اور بے تعلق ہو کر نہیں رہ جاتے، بلکہ رقیق القلبی اور خدا ترسی سے مجبور ہو کر پانچ سو اشرفیوں کی گرانقدر امداد روانہ کر دیتے ہیں آج کے معیار سے ہزاروں پونڈ اور ہزار ہا ڈالر کے برابر"۔

"اس مثالی شفقت نرم خوئی، بلند اخلاقی، عفو و کرم لطف و احسان، عالی ظرفی اور بلند کرداری کی مثال کوئی پیش کر سکتا ہے؟

ثمامہ بن اثال نے نجد سے مکہ کو جانے والا غلہ بند کر دیا اس لئے کہ اہل مکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کرنے سے منع فرمایا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت کے بعد مکہ میں سخت قحط پڑا، نوبت یہاں تک پہنچ گئی کہ لوگ چمڑا اور مردار کھانے لگے، ابوسفیان کو یہ بات معلوم تھی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا قبول ہوتی ہے، وہ مدینہ پہنچے اور آپ سے ملتجی ہوئے، کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ کی قوم قحط سے ہلاک ہو رہی ہے آپ ان کے لئے دعا کیجئے، اس کے جواب میں حضور نے یہ نہیں کہا کہ ان لوگوں کے لئے میں دعا کیوں کروں، جنہوں نے مجھے اور میرے ساتھیوں کو تکلیف پہنچائی، بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فی الفور دعا کیلئے ہاتھ اٹھائے، اور حضور کی یہ دعا قبول ہوئی،

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں قیام فرما تھے کہ قریش نے آپ کی ذات مبارکہ پر حملہ کرنے کی سازش کی اسی آدمی اس غرض کے لئے تیار ہو گئے، وہ چھپتے چھپاتے اسلامی لشکر میں داخل ہوئے لیکن پکڑے گئے اور اقبال جرم کیا، ان کی سزا قتل تھی، لیکن جب یہ مجرم بارگاہ رسالت میں پیش کئے گئے تو آپ نے فرمایا! میں تم کو معاف کرتا ہوں، اور سب کو بری کر دیا!

ابوسفیان نے ایک بدوی کو بڑی رقم کا لالچ دے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل پر متعین کیا یہ بدوی جب مدینہ پہنچا تو مسجد نبوی میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کسی قبیلے کے وفد سے مصروف گفتگو تھے، آپ نے اس بدوی کو دیکھ کر اہل مجلس سے فرمایا:۔ یہ آدمی میرے قتل کے ارادے سے یہاں آیا ہے، صحابہؓ نے اسے پکڑ لیا:۔ تلاشی لی تو خنجر برآمد ہوا۔ آپ نے بدوی سے کہا تم سچ سچ ساری حقیقت بتا دو تو تمہیں چھوڑ دیا جائیگا:۔ اس نے بے کم و کاست حقیقت بیان کر دی، حضور نے اس کو امان دے کر فرمایا کہ جہاں چاہے چلے جاؤ، اس حسن سلوک سے متاثر ہو کر بدوی فوراً مسلمان ہو گیا:۔

فتح حنین کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ ہوازن کے لوگوں سے پوچھا تمہارا سردار مالک بن عوف کہاں ہے؟ اس نے تمہیں خدا اور اس کے رسول سے لڑنے پر اکسایا تھا، لوگوں نے بتایا وہ طائف بھاگ گیا ہے آپ نے کہا کہ مالک بن عوف سے جا کر کہہ دو کہ وہ میرے پاس آ جائے تو نہ صرف ان کے اہل و عیال اور مویشی واپس کر دونگا بلکہ اپنی طرف سے بھی سو اونٹ دوں گا، مالک بن عوف طائف میں سخت پریشانی اور بے کسی کے عالم میں زندگی کے دن گذار رہے تھے، انہیں جب یہ اطلاع ملی کہ انہیں معاف کر دیا گیا ہے تو وہ بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح و ثنا میں چند اشعار کہے جن کا مفہوم یہ تھا۔

"میں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کا کوئی انسان نہ کبھی دیکھا ہے نہ سنا ہے"۔

مدینہ منورہ کے بازار میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم

ایک مرتبہ گذر رہے تھے اور عجلت میں تھے آپؐ کے آگے ایک بوڑھا یہودی آہستہ آہستہ چل رہا تھا آپؐ نے اپنی رفتار کو کم کردیا، اور اس کے پیچھے پیچھے چلنے لگے لیکن یہودی کو آگے سے نہیں ہٹایا، جب اس یہودی کو معلوم ہوا کہ مسلمانوں کے پیغمبر مرے پیچھے پیچھے آرہے ہیں:۔ باادب تمام کھڑا ہوگیا اور محبت کی نظروں سے آپؐ کا چہرہ مبارک دیکھنے لگا اور آپؐ کے اخلاق سے اس قدر متاثر ہوا کہ فوراً مسلمان ہوگیا، اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک کو بوسہ دیا ہے۔

قریش کا فرستادہ عمیر بن وہب مدینہ منورہ پہنچا تا کہ کس طرح موقع پاکر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کردے لیکن حضرت عمرؓ نے اسے دیکھ لیا اور اس کی تلوار چھین کر اسے پکڑ کر بارگاہ رسالت میں لے آئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اسے چھوڑ دے، آپؐ نے عمیر سے پوچھا، کس ارادے سے یہاں آئے ہو؟ اس نے کہا میں اپنے بیٹے کی خبر لینے آیا ہوں جو آپؐ کی قید میں ہے آپ نے فرمایا پھر یہ تلوار کس لئے گلے میں لٹکائی ہے، عمیر نے کہا کہ آتے وقت میں اسے نکالنا بھول گیا تھا، یہ سن کر حامل نبوتؐ نے فرمایا سنو! تم نے اپنے دوست صفوان بن امیہ کے ساتھ ایک حجرے میں بیٹھ کر مرے قتل کی سازش کی۔ اس کے بدلے میں صفوان نے یہ وعدہ کیا ہے کہ وہ تمہارا قرض ادا کرے گا اور تمہارے اہل وعیال کا خرچ بھی اس کے ذمہ ہوگا یہ واقعی سچ تھا، عمیر سُن کر سناٹے میں آگیا کہ اس راز سربستہ کی کیسے اطلاع ہوگئی، اقرار کیا کہ ہاں واقعی یہ سازش ہوئی تھی اور کہا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آپؐ واقعی خدا کے رسول ہیں۔ آپؐ نے صحابہ سے فرمایا: اپنے بھائی کو آرام پہنچاؤ اور اس کے فرزند کو بھی آزاد کردو!۔

حضرت موسیٰ اور چرواھا

ثریا انجم مانسہرہ

حضرت موسیٰ علیہ السلام ایک دن جنگل میں سے گزر رہے تھے کہ انہوں نے ایک چرواہے کی آواز سُنی وہ بلند آواز سے کہہ رہا تھا اے میرے جان سے پیارے خدا تو کہاں ہے! میرے پاس آ۔ میں تیرے سر میں کنگھی کروں جوئیں چنوں۔ تیرا لباس میلا ہوگیا ہے تو اسے دھوؤں نئے نئے کپڑے سی کر تجھے پہناؤں تیرے موزے پھٹ گئے ہوں تو وہ بھی سیوں تجھے تازہ تازہ دودھ پلایا کروں اور اگر تو بیمار ہوجائے تو تیرے رشتے داروں سے بڑھ چڑھ کر تیری خدمت کروں تجھے دوا پلاؤں، ہاتھ پیروں کی مالش کروں اور جب تیرے آرام کا وقت ہو تو تیرا بستر خوب جھاڑ کر صاف کروں اگر مجھے معلوم ہو کہ تیرا گھر کہاں ہے تو بلاناغہ صبح شام گھی اور دودھ تیرے واسطے دے آیا کروں پنیر روغنی روٹیاں اور خوشبودار دہی کی لسی یہ سب چیزیں لاؤں غرض میرا کام ہر طرح تجھے خوش رکھنا تیری خدمت کرنا ہے میری ساری بکریاں تجھ پر قربان ہوں اب تو آجا تیرے فراق میں بے قرار ہوں اب تو آجا تیرے فراق میں بے قراری حد سے بڑھ گئی ہے۔ وہ چرواہا دنیا ومافیھا سے بے خبر ایسی ہی باتیں کررہا تھا حضرت موسیٰ علیہ السلام اس کے قریب گئے اور کہنے لگے ارے احمق تو یہ باتیں کس سے کررہا ہے؟ چرواہے نے جواب دیا اس سے کررہا ہوں جس نے مجھے اور تجھے پیدا کیا اور یہ زمین آسمان بنائے' یہ سن کر حضرت موسیٰؑ نے غصے ہوکر کہا ارے بدبخت تو اس بے ہودہ بکواس سے کہیں کا نہ رہا بجائے مومن ہونے کے کافر ہوگیا خبردار آئندہ ایسی لایعنی اور فضول بکواس اس منہ سے نہ نکال اپنے حلق میں روئی ٹھونس لے تیرے اس کفر کی بو ساری دنیا میں پھیل گئی ارے بے وقوف یہ دودھ لسی اور روغن روٹیاں ہم مخلوق کے لئے ہیں کپڑوں کے محتاج ہم ہیں حق تعالیٰ ان حاجتوں سے بے نیاز ہے اگر تو نے اپنی زبان بند نہ کی تو یاد رکھ غیرت حق آتشیں ہوکر کائنات کو جلا ڈالے گی خدا ایسی خدمتوں سے بے پروا ہے وہ نہ بیمار پڑتا ہے نہ اُسے خدمت کی ضرورت ہے نہ اس کا کوئی رشتے دار ہے دودھ تو وہ پیئے جس کا بدن اور عمر بڑھنے والی ہو اور جو ضعف محسوس کرتا ہو اور موزے وہ پہنے جو پاؤں کا محتاج ہو حق تعالیٰ ان باتوں سے بری ہے توبہ کر اور اس سے ڈر۔ حضرت موسیٰؑ کے غیظ وغضب میں بھرے ہوئے یہ الفاظ سن کر چرواہے کے اوسان خطا ہوگئے خوف سے تھر تھر کانپنے لگا چہرہ زرد پڑگیا بولا اے خدا کے جلیل القدر نبی تو نے ایسی بات کی کہ میرا منہ ہمیشہ کیلئے بند ہوگیا اور مارے ندامت کے میری جان ہلاکت میں جا پڑگئی یہ کہتے ہی چرواہے نے آہ سرد کھینچی اپنا گریبان تارتار کیا اور دیوانوں کی طرح سر پر خاک اڑاتا غائب ہوگیا حضرت موسیٰ علیہ السلام حق تعالیٰ سے ہم کلام ہونے کے لئے کوہ طور پر گئے تو خدا نے ان سے ارشاد فرمایا اے موسیٰ تو نے ہمارے بندے کو ہم سے جدا کیوں کیا؟ تو دنیا میں فصل (جدائی) کے لیے آیا ہے یا وصل (ملاپ) کے لیے؟ اس کام میں احتیاط رکھ اور جہاں تک تجھ سے ہوسکے فراق کی حد میں قدم مت دھر ہم نے اپنی مخلوق میں سے ہر شخص کی فطرت الگ بنائی ہے اور ہر فرد کو دوسروں سے جدا عقل بخشی ہے جو بات ایک کے حق میں تریاق کا اثر رکھتی ہے وہی دوسروں کے لئے زہر کا حکم رکھتی ہے ایک کے حق میں۔ ہے

سے گلاب کا پھول دوسرے کے لئے کانٹا ہماری ذات پاکی دناپاکی سے مبرّی ہے اور لے موسیٰ یہ مخلوق ہم نے اس لئے پیدا نہیں فرمائی کہ اس سے ہماری ذات کو کوئی فائدہ پہنچتا ہے اسے پیدا کرنے کا مقصود صرف یہ ہے کہ اس پر ہم اپنے کمالات کی بارش برسائیں جو شخص جس زبان میں ہماری حمد وثنا کرتا ہے اسی سے ہماری ذات میں کچھ کمی بیشی واقع نہیں ہوتی بلکہ جو موتی اس کے منہ سے نکلتے ہیں ان سے مدح کرنے والا خود ہی پاک صاف ہوتا ہے ہم کسی کے قول اور ظاہر پہ نگاہ نہیں کرتے ہم تو باطن اور حال کو دیکھتے ہیں اے موسیٰ خردمندوں کے اداب اور ہیں دل جلوں اور جان بازوں کے آداب اور حضرت موسیٰ نے جب خدا کا یہ عتاب آمیز خطاب سنا تو سخت پریشان ہوئے اور بارگاہ الٰہی میں نہایت ندامت اور شرم سار ہو کے عفو کی درخواست کی پھر اسی اضطراب اور بے چینی کی حالت میں اس چرواہے کو ڈھونڈنے جنگل میں گئے اس کے قدموں کے نشان دیکھتے دیکھتے اس قدر چلے کہ پیروں میں چھالے پڑ گئے صحرا و بیابان کی خاک چھان ماری لیکن چرواہے کا کہیں پتا نہ پایا کہتے ہیں دیوانوں کا نقش پا فرزانوں کے نقش پا سے الگ ہوتا ہے اسی لئے حضرت موسیٰ نے اپنی تلاش جاری رکھی یہاں تک کہ آپ اسے پا لینے میں کامیاب ہوئے چرواہے نے انہیں دیکھ کر کہا اے موسیٰ اب مجھ سے کیا خطا ہوئی کہ یہاں تک آن پہنچے؟ حضرت موسیٰ نے جواب دیا اے چرواہے میں تجھے مبارک باد دینے آیا ہوں تجھے حق تعالیٰ نے اپنا بندہ فرمایا اور اجازت عطا کی کہ جو تیرے جی میں آئے بلا تکلف کہا کر تجھے کسی ادب آداب اور قاعدے ضابطے کی ضرورت نہیں تیرا کفر اصل دین ہے اور دین نور جان تجھے سب کچھ معاف ہے بلکہ تیرے صدقے میں تمام دنیا کی حفاظت

باقی صفحہ ۳۰ پر

نبوت کا ایک جھوٹا مدعی
اسحاق اخرس مغربی

مولانا سید منظور احمد شاہ آسی

اسحاق اخرس مغربی شمالی افریقہ کے ایک ملک کا باشندہ تھا وہاں سے چلتا، پھرتا دور دراز کا سفر طے کرتے ہوئے ۱۳۵ھ میں اصفہان پہنچا۔ ان دنوں عباسی خلیفہ سفاح کا پرچم اسلامی دنیا پر لہرا رہا تھا۔ اسحاق مغربی نے پہلے تمام کتب سماویہ تورات، انجیل، زبور اور قرآن پاک اور دیگر مروجہ علوم میں مہارت تامہ حاصل کی مختلف ممالک کی زبانوں میں تقریر و تحریر میں ملکہ حاصل کیا نیز مختلف کاریگریوں، شعبدہ بازی، اور طلسمات کے علوم فنون میں کمال حاصل کیا اس کے بعد شمالی افریقہ سے نہایت طویل سفر طے کر کے اور سفر کی مشکلات برداشت کرتے ایک تیسرے براعظم ایشیا کے ایک ملک اصفہان میں وارد ہوا۔ اصفہان میں چونکہ اسحاق مغربی اجنبی تھا۔ اس کو یہاں کوئی بھی پہچانتا نہ تھا۔ اور اس کے شجرہ نسب اور ذاتی حالات کو جاننے والا کوئی بھی نہ تھا اسحاق نے یہاں اپنے آپ کو گونگا ظاہر کیا کہ میں بات چیت نہیں کر سکتا بلکہ مادر زاد گونگا ہوں یہاں ایک عربی مدرسہ کے ایک کمرہ میں رہنے لگا۔ اور زبان پر مہر سکوت لگا۔ سوائے اشارات کنایات کے کبھی بات نہ کرتا۔ اور یہاں کسی کے وہم گمان میں بھی نہ تھا جو شخص یہاں کمرے میں رہتا ہے یہ حقیقتاً نہ تو گونگا ہے اور نہ جاہل ہے۔ بلکہ یہ علم و فن میں یکتائے روزگار علامہ ہے۔ مسلسل دس سال اس نے کبھی بھول کر بھی کسی سے بات نہ کی جس موقعہ کی تاک میں وہ آ پہنچا کہ اسحاق اخرس اپنی مہر سکوت کو توڑ دے۔ باتیں نہ کرنے کی وجہ سے اور گونگا ظاہر کرنے کی بنا پر اس کو لوگ اخرس (گونگا) کہا کرتے تھے۔

اسحاق مغربی نے ایک ایسا پوڈر (روغن) تیار کیا جو شخص اس کو چہرے پر مل لیتا تو اس کے چہرے پر ایسی چمک پیدا ہو جاتی کہ کوئی شخص اس کی طرف نظر بھر کر نہ دیکھ سکتا تھا۔ اس کے ساتھ اسحاق نے دو (۲) رنگدار شمعیں بھی تیار کیں۔ پہلے سے تیار شدہ پوڈر چہرے پر مل کر دونوں شمعیں جلائیں پوڈر چہرے پہ ملا اور شمعیں جلائیں۔ پھر چیخنا چلانا شروع کر دیا۔ طلبہ، اساتذہ اور صدر مدرس اور دیگر عوام جو قرب و جوار میں موجود تھے۔ اس کی چیخ و پکار سن کر جاگ اٹھے۔ جب اس کے قریب پہنچے تو اسحاق اخرس مغربی نماز میں مشغول ہو گیا۔ اور ایسی خوش الحانی سے تجوید کے قواعد کے تحت تلاوت کلام پاک شروع کی کہ بڑے بڑے فن قرات کے ماہر قراء بھی ورطہ حیرت میں پڑ گئے کہ کہاں کل کو وہ گونگا اور کہاں آج کا یہ فصیح و بلیغ؟ اسحاق مغربی! اساتذہ طلبہ اور صدر مدرس اور دیگر موجود لوگوں نے جب یہ منظر دیکھا کہ فصاحت و بلاغت کا سمندر موجزن۔ اور ان شمعوں کی روشنی میں اسحاق کا چہرہ ایسے چمک رہا ہے کہ دیکھنے والوں کو تاب نظارہ نہیں۔ صدر مدرس صاحب بالکل مبہوت ہو گئے، صدر مدرس علم و عمل یکتائے روزگار تھے لیکن انتہائی سادہ لوح طبیعت کے مالک تھے اہل زمانہ کی عیاریوں سے ناآشنا تھے، انتہائی سادگی سے کہنے لگے کیا ہی اچھا ہوتا اگر اہل شہر بھی قدرت کے اس کرشمے کا مشاہدہ کر لیتے، یوں ایک بڑا جلوس شہر کی جانب روانہ ہوا جیسے جیسے عوام کو خبر ہوتی گئی وہ عزل

مدرسہ میں اسحاق مغربی کو دیکھنے کے لئے آتے رہے اسی اثنا میں قاضی شہر بھی یہاں پہنچ آیا قاضی شہر نے وزیر اعظم کو اطلاع دی لیکن وزیر اعظم نے کہا کہ رات کو جاکر سو جاؤ آرام کرو صبح دیکھا جائے۔ کہ اس بزرگ ہستی کا کیسے اعزاز کیا جائے گا۔ اسی دوران اسحاق مغربی جو کمرے میں داخل ہو چکا تھا اور دروازہ کو اندر سے تالا لگا دیا تھا۔ قاضی شہر جو کمرے سے لگا کھڑا تھا باہر سے پکار کر کہا آپ کو رب ذوالجلال کی قسم جس نے آپ کو یہ شان، بزرگی عطا کی۔ دروازہ کھولیں۔ تاکہ ہم بھی آپ کے جمال جہاں آرا کی زیارت کر سکیں" یہ سن کر اسحاق مغربی نے بلند آواز سے تالے کو مخاطب کرکے کہا: "اے تالے کھل جا" تالے کو بغیر چابی کے اسحاق مغربی نے کھولدیا۔ بس اب کیا تھا۔ لوگوں پر اور بھی دھاک بیٹھ گئی۔ عمائدین شہر اور قاضی شہر اندر کمرے میں جاکر اس کے سامنے ادب و احترام سے بیٹھ گئے، قاضی شہر نے نہایت احترام و عقیدت سے دھیمے لہجے میں اسحاق مغربی سے کہا۔ حضور سارا شہر اس عجیب وغریب واقعے پر حیران ہے۔ اگر اس سے نقاب کشائی فرمائیں تو ہم پر آپ کا بہت احسان ہوگا، اسحاق مغربی اسی لمحے کے انتظار میں تھا۔ اور اتنے پاپڑ بیلتے موقع کی تلاش میں تھا۔ یوں گویا ہوا۔ چالیس روز قبل ہی کچھ اثرات اور عجیب واقعات کا مجھ پر ظہور ہوا دن بدن مشاہدات میں اضافہ ہوتا گیا۔ لیکن میں نے کوئی اہمیت نہ دی لیکن آج رات خداوند قدوس نے تمام علوم کے خزانے میرے دل میں بھر دیئے۔ جو حقائق مجھ پر منکشف ہوئے آپ لوگ اس کا تصور بھی ذہن میں نہیں لا سکتے۔ جو امر و رموز مجھ پر کھولے گئے میں بیان کرنے سے قاصر ہوں۔ مختصر یہ کہہ سکتا ہوں کہ دو فرشتے حوض کوثر کا پانی لے کر مجھے انہوں نے غسل دیا۔ نہلانے کے بعد کہا۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللهِ میں نے جواب میں تامل کیا دوسرے فرشتے نے کہا "يَا نَبِيَّ اللهِ اِفْتَحْ فَاكَ بِسْمِ اللهِ الْاَزَلِيِّ یعنی:- اے اللہ کے نبی بسم اللہ کہہ کر اپنے منہ کو کھولیں اور اسی دوران میں اس فقرے کا اعادہ کرتا رہا۔ فرشتے نے ایک سفید چیز میرے منہ میں رکھ دی یہ تو پتہ نہیں کہ وہ چیز کیا تھی البتہ کستوری سے زیادہ خوشبودار تھی اور برف سے زیادہ سرد تھی۔ اس کا گلے سے اترنا تھا کہ میری زبان میں فوراً قوت گویائی پیدا ہوگئی۔ میرے منہ سے "اشہد ان محمد رسول اللہ" کے مبارک الفاظ نکلے فرشتوں نے جب یہ سنا کہا محمد رسول اللہ صلی اللہ کیطرح تم بھی سچے رسول ہو تم بھی خدا کے سچے رسول ہو اس میں تمہیں شک نہیں ہونا چاہئے (قارئین! ہو سکتا ہے اسحاق مغربی کے یہ فرشتے مرزا قادیانی کے فرشتوں کرشن لال، مٹھن لال ٹیچی ٹیچی، جیسے فرشتوں کی طرح ہوں:) اسحاق مغربی نے پھر کہا میں اس بات سے حیرت میں پڑ گیا فرشتوں نے پھر کہا خدا نے تمہیں مخلوق خدا کی ہدایت کے لئے بھیجا ہے، میں نے ان فرشتوں سے کہا کہ ہمارے آقا نبی کریمؐ خاتم النبیین ہیں یہ کیسے ہو سکتا ہے باب نبوت تو بند کر دیا گیا ہے تو فرشتوں نے کہا یہ بات بالکل درست ہے لیکن اصل بات تو یہ ہے کہ نبی کریمؐ کی نبوت تو مستقل حیثیت کی حامل تھی لیکن تمہاری نبوت ظلی اور بروزی حیثیت سے ہے اور بالتبع ہے۔ اگر آپ مرزا قادیانی کا غلیظ لٹریچر پڑھیں تو یہ ظلی بروزی کی اصطلاح ہی آپ کو نظر آئیگی مرزا صاحب۔ یہ اسحاق مغربی اور دیگر جھوٹے مدعیان نبوت سے ہی لی ہے۔ بہرحال پھر اسحاق نے کہا میں نے پھر فرشتوں کو بتایا کہ میری نبوت کی تصدیق تو کوئی نہیں کرے گا۔ اس کے لئے دلائل اور معجزات کی ضرورت ہے۔ فرشتوں نے کہا آپ کو معجزات دیئے جائیں گے، ان میں سب سے پہلے آسمانی صحیفے اور کتب سماویہ تورات، انجیل، زبور، اور قرآن پاک کا علم دیا جا رہا ہے:۔ اس کے علاوہ کئی ممالک کی زبانوں پر تمہیں عبور دیا جا رہا ہے، اور ان کا رسم الخط سکھایا جا رہا ہے۔ پہلے مجھے قرآن پڑھایا گیا۔ پھر دیگر آسمانی کتابیں یاد کرائی گئیں، اور بعد تمام علوم و فنون کا القاء میرے دل پر کیا گیا اور ایک معجزہ تو یہ ہے کہ میں مادر زاد گونگا مجھے قوت گویائی سے نوازا گیا اور یہ مجھے حکم دیا گیا "قُمْ فَاَنْذِرِ النَّاسَ" "اٹھ اور لوگوں کو ڈرا": یہ کہہ کر فرشتے رخصت ہوگئے۔ اور میں نماز و ذکر الٰہی میں مصروف ہوگیا۔ آج رات جن حقائق کا انکشاف ہوا زبان اس کے بیان سے قاصر ہے اب جو شخص مجھ پر اور نبی کریمؐ پر ایمان لائے گا وہ فلاح پائیگا۔ اور جو نافرمانی کرے گا وہ خائب و خاسر ہوگا اسحاق مغربی کی تقریر سن کر اور اس شعبدے، طلسمات دیکھ کر ہزارہا آدمی گمراہ ہوئے اس کے مکر و فریب میں پھنس کر ایمان کا سودا کر بیٹھے۔ جن لوگوں کا دل نور ایمان سے منور تھا۔ وہ سمجھ گئے کہ اسحاق اخرس مغربی شعبدہ باز ہے اور جھوٹا ہے، علماء حق نے بہت کوشش کی گمراہ ہونے والوں کو سمجھایا لیکن بقول شخصے مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی:

اسحاق مغربی نے بہت سی افراد کی قوت

باقی صفحہ ۳۰ پر

کیا واقعی صفر المظفر کا مہینہ منحوس ہے؟

صفر۔ اس میں ص اور ف دونوں مفتوح اور ر ساکن پڑھی جاتی ہے۔ صفر کے لغوی معنی خالی کے ہیں۔ یہ مہینہ اسلامی سال کا دوسرا قمری مہینہ ہے۔ اور صفر ہمیشہ مذکر ہی استعمال کیا جاتا ہے۔ بعض لوگ اس مہینے میں طرح طرح کی رسومات اور بدعات کرتے ہیں اور اپنی طرف سے من گھڑت باتیں بنا کر رسول کریمؐ کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ گذشتہ دنوں ایک مجلس میں بندہ بھی موجود تھا۔ ایک شخص نے اپنی طرف سے کچھ باتیں کیں۔ جن کی کوئی اصل نہیں تھی۔ اسی خیال سے نیک نیت کے ساتھ اس مضمون کو صفحۂ قرطاس پر لانے کی کوشش کی ہے۔ خدائے تعالیٰ ہم سب کو صحیح بات معلوم ہونے کے بعد قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

خود رسول کریمؐ نے ان سب باتوں کی تردید فرمائی ہے جن میں آجکل کمزور مسلمان مبتلا ہیں۔ بخاری شریف میں ایک ارشادِ گرامی ہے، جس میں رسول اکرمؐ نے فرمایا — نہ تعدیہ ہے اور نہ بدشگونی لینا کوئی چیز ہے اور نہ الو کی نحوست کوئی چیز ہے اور نہ صفر کی نحوست کوئی چیز ہے۔

اس ارشادِ گرامی کا خلاصہ یہ ہے کہ نہ کسی کو کسی سے بیماری لگتی ہے اور نہ ہی میل جول سے بیماری زیادہ پھیلتی ہے، جس طرح پہلے بیمار کو خود خداوند کریم نے بیمار کیا ہے اسی طرح دوسرے کو بھی بیمار کیا ہے۔ اگر اس طرح بیماری پھیلتی جس طرح لوگ وہم لیتے ہیں تو سب سے زیادہ بیمار ڈاکٹر اور حکماء حضرات ہوتے، کیونکہ یہ حضرات ہاتھ لگا کر بیمار کو دیکھتے ہیں جیسا کہ لوگوں کا وہم وخیال ہے، اس طرح تو ہر حکیم اور ڈاکٹر کو دن میں کم از کم دس بیماریاں لگنی تھیں لیکن اس طرح نہیں ہوتا۔

(۱) بعض لوگ جانور کے اڑنے سے کچھ باتیں بناتے ہیں جن کی کوئی اصل نہیں، بعض لوگوں سے سنا ہے کہ تیتر وغیرہ دائیں جانب سے اگر اڑے تو اس کو اچھا سمجھنا چاہیئے۔ اگر بائیں جانب سے اڑے تو اس کو اچھا نہیں سمجھنا چاہیئے۔ اس بات کی بھی کوئی اصل نہیں، ایسی باتیں کرنا مسلمانوں کو مناسب نہیں ہیں۔

اسی طرح بعض لوگ کہتے ہیں کہ الو کا نام گھر میں لینا سخت منحوس ہے، یہ بات بھی غلط اس کی کوئی اصل نہیں ہے۔ اب چونکہ بحث یہ تھی کیا واقعی ماہِ صفر منحوس ہے؟

اس سوال کا جواب خود رسول کریمؐ نے دیا ہے کہ ماہِ صفر منحوس نہیں ہے، اب رسول کریمؐ کا جواب سننے کے بعد مسلمانوں کو چاہیئے کہ اپنے رواجات اور رسومات کو چھوڑ کر فرمانِ رسولؐ پر عمل کرتے ہوئے یہ عقیدہ رکھیں کہ نہ تو کوئی دن منحوس ہے، نہ کوئی وقت منحوس ہے، نہ کوئی ہفتہ منحوس ہے، نہ کوئی مہینہ منحوس ہے، نہ کوئی تاریخ منحوس ہے، نہ کوئی سال منحوس ہے، نہ کوئی صدی منحوس ہے۔ منحوس خود وہ لوگ ہیں جو شریعت کے خلاف عمل کرتے ہیں یا اپنی طرف سے باتیں بنا کر رسول کریمؐ کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ اس مہینے میں سفر کرنا اچھا نہیں۔

اب سنیئے چند اسفار جو بہت ہی عمدہ اور قیمتی تھے خود رسول کریمؐ کے زمانہ پاک میں ہوئے۔ (۱) ۱ھ صفر سنہ کو مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کا آغاز ہوا اگر اس مہینے میں سفر کرنا اچھا نہ ہوتا تو قطعاً ہجرت کا آغاز اس مہینہ میں نہ ہوتا۔ (۲) اسی مہینہ میں ۲ھ کو جہاد بالسیف کا حکم نازل ہوا۔ (۳) اسی مہینہ میں غزوہ ابواء یا ودان ہوا۔ (۴) اسی مہینہ میں سریہ رجیع ہوا۔ اسی مہینہ میں اور بہت سے اسفار ہوئے جن کو طوالت کی وجہ سے نقل نہیں کیا۔

اب چند آپ کے معلومات کے لئے اور واقعات نقل کرتے ہیں، جو اسی مہینہ میں واقع ہوئے۔ ۸ھ میں حضرت خالد بن ولیدؓ نے اسلام قبول فرمایا۔ ۹ھ میں بنی نہاں نے اسلام قبول فرمایا۔ ۱۱ھ میں جنگِ اتراک ہوئی ۵۸۹ھ میں سلطان صلاح الدین ایوبی نے وفات پائی۔ ۱۳۱۵ھ میں جناب سید جمال الدین افغانی نے وفات پائی۔ ۱۳۳۹ھ میں امام انقلاب شیخ الہند مفسرِ قرآن حضرت مولانا محمود حسن دیوبندیؒ نے وفات پائی۔ ۱۳۳۳ھ میں حضرت مولانا خواجہ الطاف حسین حالیؒ نے وفات پائی۔ ۱۳۵۷ھ شاعر مشرق حضرت علامہ محمد اقبالؒ نے وفات پائی۔ ۱۳۵۹ھ میں ۲۰ صفر کو قرارداد پاکستان منظور ہوئی۔ ۱۳۶۹ھ میں شیخ الاسلام بانی تحریک پاکستان حضرت مولانا علامہ شبیر احمد عثمانی نے وفات پائی۔ ۱۳۹۱ھ میں مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی جالندھری نے وفات پائی۔

بہرحال ماہِ صفر دوسرے مہینوں کی طرح ایک مہینہ ہے۔ وہ لوگ جو طرح طرح کی باتیں کرتے ہیں، وہ ذرا گوش وہوش سے اس مضمون کو پڑھیں اور سابقہ غلط عقائد سے رجوع کریں۔

واللہ اعلم بالصواب وعندہ علم الکتاب۔

قاضی محمد اسرائیل گڑنگی

صوفہ سیٹ • کار • ٹریکٹر • موٹر سائیکل کے معیاری پوشش کیلئے
العتیق پوشش ہاؤس
پروپرائٹر: محمد خلیق چوہان
بالمقابل نیو خان ٹرانسپورٹ کمپنی
کروڑ لعل عیسن ضلع لیہ

ضبط و ترتیب: منظور احمد الحسینی

آپ کے مسائل

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ

مردوں کیلئے ایصال ثواب

س :۔ ہم لوگ اپنے والد مرحوم کو درود شریف ایک بار سورۃ فاتحہ ایک بار اور سورۃ اخلاص تین بار پڑھ کر بخشتے ہیں کیا یہ درست طریقہ ہے یا کچھ اور پڑھا جاتا ہے؟

ج :۔ جو کچھ بھی پڑھ کر بخشا جائے ٹھیک ہے۔

کیا عمرہ کرنے سے حج فرض ہو جائے گا

س :۔ میری نانی کو خانہ کعبہ کی زیارت کا بہت شوق ہے لیکن مسئلہ یہ ہے کہ وہ کہتی ہیں کہ اگر میں عمرہ کر لوں تو حج فرض ہو جائے گا۔ کیا یہ درست ہے۔

ج :۔ وہ عمرہ کی بجائے حج پر جائیں۔

نانا کی جائیداد

از علی اصغر

س :۔ علی اصغر کے نانا کی جائیداد جو کہ اصغر کی والدہ کے نام انتقال ہوئی ہے۔ جائیداد میں سے جو زمین زیر کاشت تھی وہ مل گئی ہے۔ اصغر کے نانا کے رہائشی مکان میں نانا کی وفات کے بعد اس مکان میں نانی صاحبہ مقیم رہیں اور نانی کی وفات کے بعد کسی وجہ سے میری نانی کا بھائی یعنی علی اصغر کی والدہ کا ماموں مکان پر قابض ہو گئے۔ اور ساتھ ہی یہ کہتے رہیں کہ اصغر کی والدہ کا اس مکان میں کوئی حق نہیں چونکہ اصغر کی نانی کی کوئی نرینہ اولاد نہیں ہے۔ اور اصغر کی والدہ اپنے والدین کی بیٹی ہے۔ جناب سے گزارش ہے کہ نرینہ اولاد نہ ہونے کی وجہ سے کیا بیٹی اپنے والدین کے مکان کی حقدار ہے یا نہیں شرعی طور پر کس کا حق بنتا ہے۔ تاکہ اسلامی قوانین کے تحت عدالت عالیہ میں رجوع کر سکوں یعنی حقیقی طور پر مکان کے وارث کون بنتے ہیں آیا بیٹی یا دوسرے حصہ دار۔ جو قابض نہیں وہ میری نانی صاحبہ کا حقیقی بھائی ہے اور نانا کا چچازاد بھائی جو دوسری جگہ پر بنتا ہے۔ اور ابھی جو قابض ہے وہ ان کا پوتا ہے۔ یعنی میری نانی کے بھائی کا پوتا بنتا ہے۔

ج :۔ اصغر کے نانا کا جو مکان نانی کے زیر استعمال تھا اس کی وارث اصغر کی والدہ ہے۔ نانی کا بھائی اس مکان میں روپے میں سے ایک آنے کا یعنی سولہویں حصے کا حقدار ہے۔ باقی مکان پر اس کا اور اس کی اولاد کا قبضہ ناجائز ہے۔ (واللہ اعلم)

غور طلب مسئلہ

س :۔ میں ایک لڑکی جو کہ رومن کیتھولک ہے اسے چاہتا ہوں وہ مجھے چاہتی ہے۔ ہم ایک دوسرے کو تقریباً سات آٹھ سال سے جانتے ہیں۔ ہم دونوں یہ چاہتے ہیں کہ شادی ہو جائے مختلف خیالات ہم دونوں کے ذہن میں گھومتے رہتے تھے۔ کافی عرصہ کے بعد بہت کچھ سوچ کر یہ فیصلہ کیا کہ لڑکی کے گھر والوں تک رسائی کی جائے۔ جب ان کے ایک عزیز کے ذریعے یہ بات ان کے بھائیوں تک پہنچی تو انہوں نے لڑکی سے پوچھا لڑکی نے کہا بالکل ٹھیک ہے۔ لڑکی کے بھائی پڑھے لکھے اور سمجھدار ہیں جو اپنے والد سے بغیر مشورہ کے میرے پاس چلے آئے جب ان سے بات کی تو اس وقت تو ان کو کوئی جواب نہیں دیا تاکہ کہیں لڑکی کو پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے لڑکی کے بھائیوں کی ایک شرط یہ ہے کہ آپ ہمارے مذہب میں آ جائیں جو کہ میرے لئے مشکل سا مسئلہ ہے۔ جب میں نے لڑکی کو سب مسئلہ بتایا تو اس نے یہ کہا کہ مجھے آپ کی ہر شرط منظور ہے وہ اس لئے کہ آپ میری خاطر نہیں میری والدہ کی زندگی کی خاطر یہ قربانی دیں جو کہ دل کا مریض ہے ایسا نہ ہو کہ وہ یہ بات سن کر اسے کچھ ہو جائے لڑکی نے یہ کہا کہ دیکھو یہ صرف شادی تک ہے میرے اور آپ کے درمیان یہ بات ہے اس کے بعد آپ جو چاہیں گے وہ ہو گا۔ صرف شادی تک تم کو میرا ساتھ دینا ہو گا گھر سے رخصتی کے بعد آپ اپنے طریقے سے انتظام کریں اور مجھے اپنے مذہب میں لے آئیں۔ کیونکہ میں نے پوری زندگی تمہارے ساتھ گزارنی ہے۔ مجھے آپ یہ مشورہ دیجئے کہ کیا یہ ممکن ہے اور میں دو یا تین مہینے تک لڑکی کے ساتھ چرچ جاتا رہوں۔ جب تک شادی کی رسم ادا نہیں ہو جاتیں۔

ج :۔ کیا آپ یہ پسند کریں گے کہ دو چار مہینے کے لئے آپ کو دوزخ میں ڈال دیا جائے ــــ جب آپ ظاہری طور پر عیسائیوں میں شامل ہو جائیں گے تو آپ کا شمار مسلمانوں میں نہیں ہو گا۔ آپ سے اگر اس لڑکی کو صحیح تعلق ہے تو اس سے کہیں کہ وہ مسلمان ہو جائے اور اس کے بعد نکاح کریں۔ ورنہ ایمان کی دولت اس لڑکی سے آپ کو زیادہ عزیز ہونی چاہئے۔

آپ کا خط ملا جواب حاضر ہے

محمد حنیف کے قلم سے

لندن سے ایم ایس اشرف صاحب نے ہمارے ایک دوست مولانا محمد بلال صاحب کو جو وہاں خطیب ہیں ایک خط لکھا تھا جس میں اسلام اور اہل اسلام پر اپنے مخصوص قادیانی انداز میں اعتراضات کئے تھے۔ الحاج مولانا عبدالرحمٰن یعقوب باوا مدیر اعلیٰ ہفت روزہ ختم نبوت انٹرنیشنل ان دنوں لندن میں ہی تھے۔ مولانا محمد بلال صاحب کی مصروفیات کی وجہ سے اس خط کا جواب باوا صاحب نے دیا۔ باوا صاحب لندن سے واپس آگئے تو کافی عرصہ بعد باوا صاحب کے خط کا جواب آیا جو مولانا محمد بلال صاحب ہی کے نام تھا۔ مولانا محمد بلال صاحب نے وہ خط کراچی بھیج دیا جس کا جواب احقر نے دیا ــــــ قادیانی ایم ایس اشرف نے اپنے خط میں جو زبان استعمال کی وہ انتہائی گھٹیا زبان تھی۔ ایس کر اس کے سامنے مرزا قادیانی علیہ ما علیہ کی بدزبانی بھی ہیچ نظر آتی تھی۔ بہرحال میرے خط کا جواب ایم ایس اشرف صاحب نے نہیں دیا اس لئے اب انہوں نے جو خط تحریر کیا ہے اس کا جواب دینے کی بجائے جناب باوا صاحب کو شکایتی خط تحریر کیا اور اس میں لکھا کہ "آپ اپنے اس برخوردار (اشارہ احقر کی طرف ہے) کو کچھ علم اور اخلاق کی تعلیم دیں" انکے اسی تیسرے خط کا جواب ذیل میں پیش کر رہا ہوں۔ (محمد حنیف ندیم)

محترم اشرف صاحب! آپ نے اپنے سابقہ خطوط میں جیسی زبان استعمال کی تھی وہ بھی ہمارے بارے میں نہیں بلکہ علماء کرام اور عام اہل اسلام کے بارے میں استعمال کی تھی) اس لئے اس کا جواب آپ ہی کی زبان میں دیا گیا تھا۔ جس پر آپ نے بڑی خفگی اور ناراضگی کا اظہار کیا ہے۔ لیکن بقول شاعر کیا کیا جائے ؎

بد نہ بولے زیر گردوں گر کوئی میری سنے
ہے یہ گنبد کی صدا جیسی کہے ویسی سنے

اب جو خط ملا ہے وہ نہ صرف آپ کی بلکہ مرزا قادیانی اور اس کی پوری جماعت کی روایات سے بالکل ہٹ کر ہے جس کا جواب اسی انداز میں پیش خدمت ہے۔ امید ہے کہ اس سے آپ خوش ہوں گے اور تمام گلے شکوے دور ہو جائیں گے۔ آپ نے لکھا ہے:

"ہماری تعلیم تو یہ ہے کہ گالیاں سن کر دعا دو پاکے دکھ آرام دو"

افسوس کہ آپ نے مرزا قادیانی اور اس کی جماعت کو سمجھا ہی نہیں اگر سمجھا ہوتا تو آپ ایسی بات قطعاً نہ لکھتے۔ اس لئے کہ آپ کی جماعت کے بانی مبانی مرزا نے قادیان کی جو شریفانہ زبان تھی وہ اس کی کتابوں سے ظاہر ہے جس کی کچھ جھلک آپ کی خدمت میں پیش کر دیتا ہوں ؎

شاید کہ اتر جائے ترے دل میں مری بات

ایک عام اصول اور ضابطہ یہ ہے کہ کسی نبی نے اپنے سے پہلے نبی کی توہین یا گستاخی نہیں کی۔ آپ مرزا قادیانی کو نبی مانتے ہیں اور نبی بھی ایسا کہ جس کی نبوت کے بارے میں بالقول آپ کے) تمام نبیوں بشمول حضور رحمت للعالمین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عہد لیا گیا۔ ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ جو اتنا صاحب عظمت شخص ہے، اس کی زبان سے بھی شرافت جھلکتی اور اس کا کردار بھی نہایت ارفع و اعلیٰ ہوتا لیکن ؎

اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

(۱) مرزا قادیانی نے نہ صرف اہل اسلام اور علماء کرام کو گالیاں دیں، بلکہ انبیاء کرام جیسی پاک معصوم ہستیاں بھی اس کی بدزبانی سے محفوظ نہیں رہ سکیں۔ جیسا کہ ذیل کے حوالوں سے ظاہر ہے۔ مدعی نبوت مرزا قادیانی عام اہل اسلام کے بارے میں لکھتا ہے:۔

ان العدا ! صاروخنازیر الفلا
ونساءھم من دونھن الاکلب

(نجم الہدیٰ مصنفہ مرزا قادیانی ص۱۰)

ترجمہ: میرے دشمن جنگلوں کے خنزیر اور ان کی عورتیں کتیوں سے بڑھ کر ہیں۔

کل مسلم یقبلنی ویصدق دعوتی الا ذریۃ البغایا۔ (آئینہ کمالات ص۵۴۸ از مرزا)

ترجمہ: تمام مسلمانوں نے مجھے قبول کر لیا یعنی مان لیا ہے مگر کنجریوں کے بچوں نے مجھے نہیں مانا۔

یہ تمام اہل اسلام کے بارے میں ہے جو مرزا قادیانی کو جھوٹا یقین کرتے ہیں۔ اس کے بعد اب سنیئے علماء کرام کے بارے میں اس کی شریفانہ زبان کے چند نمونے:۔

مولانا سعد اللہ لدھیانوی کے بارے میں کہا ؎

آذیتنی خبثاً فلست بصادق
ان لم تمت بالخزی یا ابن بغاء

مرا بخباثت خود ایذا دادی پس من صادق نیستم اگر تو اے نسل بدکاراں بذلت نمیری"

(انجام آتھم ص۲۸۲ از مرزا)

ترجمہ: اے سعد اللہ تو نے مجھے اپنی خباثت سے دکھ پہنچایا ہے، پس میں سچا نہیں ہوں گا اگر تو ذلت کی موت نہ مرے اے کنجری کے بچے۔

حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی کے بارے میں کہا:

اے جاہل، بے حیا ــــــــ خبیث طبع
ــــــ کمینہ ــــــ بدبخت ــــــ کذاب۔
(نزول المسیح از مرزا صفحہ ۲۲ ملاحظہ صفحہ ۔۔)

مولانا ثناء اللہ امرتسری کے بارے میں لکھا:

ابوجہل (تتمہ حقیقت الوحی صفحہ ۲۰) کتا (اعجاز احمدی صفحہ ۲۳ ـ ۴۴) کتے مردار خور (ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ صفحہ ۔۔)

محترم اشرف صاحب! میں نے مرزا قادیانی کی شریفانہ زبان کی مختصر سی جھلک پیش کی ہے۔ اب آپ کو یقیناً بُرا ہونا چاہیئے کہ میں آپ سے ساتھ تلخ لہجہ میں مخاطب ہوا ہوں۔ افسوس یہ ہے کہ آپ مرزا قادیانی کی تصویر کا صرف ایک ہی رخ دیکھتے ہیں، دوسرا رخ یا تو آپ خود نہیں دیکھتے یا آپ کو دکھایا نہیں جاتا۔ بس آپ کو یہی سبق پڑھایا جاتا ہے کہ ہماری جماعت کی تعلیم یہ ہے "گالیاں سن کے دعا دو پا کے دکھ آرام دو" اگر آپ قادیانیت کی حقیقت کو سمجھنا چاہتے ہیں تو مرزا قادیانی کے کردار کو دیکھیں جو اس کی کتابوں سے ظاہر ہے۔ اب خدا کے معصوم اور پاکباز پیغمبروں کے بارے میں اس کی شریفانہ گفتار کے چند نمونے ملاحظہ فرمایئے: مرزا قادیانی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں لکھتا ہے:۔

"یسوع اس لئے اپنے تئیں نیک نہیں کہہ سکا کہ لوگ جانتے تھے یہ شخص شرابی کبابی ہے اور خراب چال چلن"
(حاشیہ ست بچن صفحہ ۱۷۲)

"آپ کا کنجریوں سے میلان اور صحبت بھی شاید اس وجہ سے ہو کہ جدی مناسبت درمیان ہے ورنہ کوئی پرہیز گار انسان ایک جوان کنجری کو یہ موقع نہیں دے سکتا کہ وہ اس کے سر پر اپنے ناپاک ہاتھ لگا دے اور زنا کاری کی کمائی کا پلید عطر اس کے سر پر ملے، سمجھنے والے سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چال چلن کا آدمی ہو سکتا ہے۔"
(ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۷ حاشیہ)

محترم اشرف صاحب! یہاں بحث سے یہ نہ فرمایئے کہ یسوع اور مسیح میں فرق ہے اور مرزا نے جس یسوع کا ذکر کیا ہے اس سے مراد حضرت عیسیٰ علیہ السلام نہیں۔

اشعار کا جواب اشعار میں

مُحمد حنیف ندیم

ایم ایس اشرف نے لندن سے خط لکھا اور لندن میں ہونیوالی ختم نبوت کانفرنس پر اپنے غم و غصہ کا اظہار کیا۔ اس خط میں مرزا قادیانی کے کچھ اشعار لکھے ایک شعر یہ تھا ؎

ہے کوئی کاذب جہاں میں لاؤ لوگو، کچھ نظیر
میرے جیسے جس کی تائید میں ہوئی ہوں بار بار،

میں نے اسی انداز میں قلم برداشتہ جواب دیا ہے، قدرے ترمیم کے ساتھ مرزا قادیانی کا ایک مصرع بھی شامل کر لیا ہے.. جناب اشرف صاحب اشعار کا جواب اشعار میں ملاحظہ فرمایئے:۔ (ندیم)

تھا بڑا جھوٹا، نہیں دنیا میں تھی اُس کی نظیر
ہر قدم پر لعنتیں، جس کو ملی ہیں بے شمار

اک عجوبہ تھا زمانے میں کہ عورت تھا نہ مرد
تھا وہ انگریزوں کا پودا، بلکہ تھا اُن کا جھاڑ

کرم خاکی تھا مرے پیارے نہ آدم زاد تھا
تھا بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

سر پہ اس کے عمر بھر انگریز کا سایہ رہا،
فتویٰ بازی مشغلہ اُس کا، گالیاں اُس کا شعار

فرعون کیا شداد تھا، نمرود بھی جھوٹا مگر
سب پہ سبقت لے گیا، انگریز کا وہ آلہ کار

قدرت خدا کی دیکھئے مرتد کو دی تھی خوب ڈھیل
کی نہ جب توبہ تو اُس کو، کر دیا ہیضے سے خوار

جب ہوا ہیضے کا حملہ، وہ بھی منظر خوب تھا
ڈھیلیوں ڈھیلیوں کی صدا آنے لگی مثلِ حمار

جس کا دعویٰ تھا کہ میں ہی جامع ابرار ہوں،
وہ مرا ذلت میں لیسے، جیسے ہو زہریلا مار

دھنس گئی اُس کی مسیحائی غلاظت میں ندیم
پھر ابد تک ہو گیا وہ نارِ دوزخ کا شکار

لیجئے اپنے نبی ہی کے قلم سے یہ مسئلہ بھی حل کئے دیتا ہوں مرزا قادیانی نے لکھا:۔

”جن نبیوں کا اس وجودِ عنصری کے ساتھ آسمان پر جانا تصور کیا گیا ہے وہ دو نبی ہیں، ایک یوحنا جس کا نام ایلیا اور ادریس بھی ہے دوسرے مسیح ابن مریم جن کو عیسیٰ اور یسوع بھی کہتے ہیں“

(توضیح مرام ص۳ مصنفہ مرزا)

پس معلوم ہوا کہ عیسیٰ اور یسوع ایک ہی شخصیت کے دو نام ہیں اور مرزا نے حضرت عیسیٰ کو ہی شرابی، کبابی اور خراب چال چلن کہا ہے۔

اب آیئے! حضور سرورِ کائنات فخرِ موجودات حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ——— ——— ان کے بارے میں مرزا کہتا ہے:۔

”ہم کہہ سکتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ابن مریم اور دجال کی حقیقت منکشف نہ ہوئی ہو اور دجال کے ستر باع کے گدھے کی اصل کیفیت نہ کھلی ہو اور نہ یاجوج ماجوج، دابۃ الارض کی ماہیت کما ہی ظاہر فرمائی گئی۔

(ازالہ اوہام ص۶۹۱۔ طبع اوّل)

اشرف صاحب! خدارا انصاف کیجئے کہ جو شخص حضور کا ظل اور بروز ہونے کا مدعی ہے اس پر تو ان کی حقیقت کھل گئی لیکن جو امام الانبیاء ہیں ان پر نہ کھلی، کیا یہ حضورؐ کی توہین نہیں اور کیا یہ مرزا قادیانی کا حضورؐ سے بڑھ کر ہونے کا دعویٰ نہیں؟

لطف کی بات ہے کہ مرزا قادیانی کے نزدیک ان کی حقیقت حضورؐ پر تو نہ کھلی لیکن اپنی جماعت کے بارے میں وہ لکھتا ہے کہ:

”اب رہی اپنی جماعت خدا کا شکر ہے کہ (انہوں) نے دمشق کے منارہ پر مسیح کے اترنے کی حقیقت، دجال کی حقیقت، ایسا ہی دابۃ الارض (وغیرہ کے بارے میں) خدا نے ان کو معرفت کے مقام تک پہنچا دیا ہے“

(فتاویٰ احمدیہ ص۵۹ جلد ۱ ملا ...)

ا ... ص۳۰

آنجہانی مرزا محمود پسر غلام افرنگ قادیانی

عدالت میں رسوائی اور ذلت

ایک عدالتی مقدمے کی کارروائی

ڈپٹی کمشنر گورداسپور نے جو حکم شیخ عبدالرحمٰن مصری کی اپیل کے خلاف دیا ہے۔ اس پر نظرِ ثانی کیلئے موجودہ درخواست ہے۔ شیخ عبدالرحمٰن مصری سے مجسٹریٹ فسٹ کلاس کے حکم کے ماتحت ۱۴ مارچ ۱۹۳۶ء کو ضمانت حفظِ امن طلب کی گئی تھی۔ اور اس حکم کے خلاف ڈپٹی کمشنر نے ۲۲ مئی ۱۹۳۶ء کو اپیل کو مسترد کر دیا تھا۔ لہٰذا اب وہ عدالت ہٰذا میں نظرِ ثانی کی درخواست دے رہا ہے۔ چنانچہ اس عدالت کے ایک فاضل جج نے حکومت کو حاضری کا نوٹس دیا۔

موجودہ کارروائی کی تحریک کا اصل باعث وہ اختلاف ہے جو جماعت احمدیہ قادیان کے اندر رونما ہوا ہے۔ درخواست کنندہ اس انجمن کا صدر ہے جو خلیفہ سے شدید اختلاف کے باعث علیحدہ ہو چکی ہے درخواست کنندہ کے خلاف اصل الزام یہ ہے کہ اس نے دو پوسٹر شائع کیے۔ اولاً پی۔ اے۔ اگزبٹ جو مورخہ ۲۹ جون ۱۹۳۶ء کو شائع ہوا۔ اور ثانیاً اگزبٹ پی۔ جی جو ۱۲ جولائی ۱۹۳۶ء کو شائع کیا گیا۔ ان پوسٹروں کے ذریعے درخواست کنندہ نے اپنا مافی الضمیر بیان کرنے کی کوشش کی ہے۔ اور یہ پوسٹر بذات خود قابل اعتراض نہیں ہیں۔

مدعی نے اگزابٹ پی۔ جی میں سے ایک پیرا کی بنا پر اپنا دعویٰ قائم کیا ہے۔ جو اس طرح شروع ہوتا ہے۔

”میرے عزیزو میرے بزرگو! آپ نے اپنے ایک بے قصور بھائی۔ ہاں اس بھائی کو جو محض آپ لوگوں کو ایک خطرناک ظلم کے پنجہ سے چھڑانے کے لیے اپنی عزت اپنے مال اپنے ذریعہ معاش اور اپنے آرام کو قربان کر دیا ہے“

مدعی کا دارومدار ایک اور پیرا پر بھی ہے۔ جس کا خلاصہ یوں دیا جا سکتا ہے۔

”موجودہ خلیفہ میں ایسے سخت عیوب ہیں کہ اُسے معزول کرنا ضروری ہے اور میں نے اپنے آپ کو جماعت سے اس لیے علیحدہ کیا ہے تاکہ میں ایک نئے خلیفہ کے انتخاب کے لیے جدوجہد کر سکوں“

میری رائے میں متذکرہ بالا قسم کے بیانات بجائے خود ایسے نہیں ہیں کہ ان کی بناء پر کسی شخص کی حفظ امن کی ضمانت طلب کی جائے مگر عدالت میں درخواست کنندہ نے ایک تحریری بیان دیا ہے جس کے دوران میں اس نے یہ کہا:۔

”موجود خلیفہ سخت بد چلن ہے یہ تقدس کے پردہ میں عورتوں سے شکار کھیلتا ہے۔ اس کام کے لیے اس نے بعض مردوں اور بعض عورتوں کو بطور ایجنٹ رکھا ہوا ہے۔ ان کے ذریعہ یہ معصوم لڑکیوں اور لڑکوں کو قابو کرتا ہے۔ اس نے ایک سوسائٹی بنائی ہوئی ہے۔ جن میں مرد اور عورتیں شامل ہیں اور اس سوسائٹی میں زنا ہوتا ہے“

درخواست کنندہ نے آگے چل کر بیان کیا ہے کہ اس کا مقصد یہ ہے کہ وہ قوم کو اس قسم کے گندے شخص سے آزاد کرائے۔

اب اگر پوسٹر کو جس کا خلاصہ میں نے اوپر بیان کیا ہے درخواست کنندہ کے اس بیان کی روشنی میں جو اس نے عدالت میں دیا ہے پڑھا جائے جیسا کہ بہت سے پڑھنے والے ایسا کریں گے تو ان کا رنگ کچھ اور ہی ہو جائے گا۔ اور میری رائے میں یہ امر قابل اعتراض ہو جاتا اور حفظِ امن کی ضمانت طلبی کا متقاضی ہے۔

ایک اور امر بھی ہے۔ مورخہ ۲۴ جولائی کو خلیفہ نے ایک خطبہ دیا۔ جو بعد میں یکم اگست کے اخبار الفضل میں جو کہ جماعت کا سرکاری پرچہ ہے چھپا۔ اس خطبہ میں خلیفہ نے جماعت سے علیحدہ ہونے والے شخصوں پر حملے کئے ہیں

اور ایسے الفاظ ان کی نسبت استعمال کیے جن کی نسبت میں کہنے پر مجبور ہوں کہ وہ منحوس اور افسوسناک تھے اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ فخر الدین نے جو اس انجمن سیکرٹری تھا جس کے صدر شیخ عبدالرحمٰن مصری ہیں، ان کا جواب لکھا جس میں اس نے یہ کہا :۔

"اسی لیے تو ہم بار بار جماعت سے آزاد کمیشن کا مطالبہ کر رہے ہیں تاکہ اس کے روبرو تمام امور اور شہادتوں اور مخفی در مخفی حقائق و دقائق پیش ہو کر اس قضیہ کا جلد فیصلہ ہو جائے کہ کس کا خاندان "فحش مرکز" یا بالفاظ دیگر وہ ہے جو خلیفہ نے بیان کیا"

اب اس بیان میں خلیفہ کے خطبے کے بیان کی طرف اشارہ ہے۔ جن میں اس نے اپنے دشمنوں اور معترضین کے خاندانوں کے متعلق یہ کہا تھا کہ ان میں سے حیا اور پاکیزگی جاتی رہے گی اور وہ فحش کا اڈہ بن جائیں گے۔ میری رائے میں فخر الدین کے اس پوسٹر کا مطلب صاف اور واضح ہے اور ایسا ہی قادیان میں اس کا مطلب سمجھا گیا۔ کیونکہ صرف دو دن بعد سات اگست کو ایک متعصب مذہبی مجنون نے فخر الدین کو مہلک زخم لگایا۔

میاں محمد امین خان نے جو درخواست کنندہ کا وکیل ہے اس امر پر زور دیا ہے کہ شیخ عبدالرحمٰن مصری اس آخری پوسٹر کے ذمہ دار نہیں ہیں۔ واقعات یہ ہیں کہ انجمن ایک مختصر سی حیثیت رکھتی تھی۔ جس کا صدر عبدالرحمٰن اور سیکرٹری فخر الدین تھے۔ اصل پوسٹر ہاتھ کا لکھا ہوا تھا۔ جواب دستیاب نہیں ہو سکتا۔ البتہ اس کی ایک نقل ایک کانسٹیبل نے کی تھی جس کا بیان ہے کہ اس کے نیچے فخر الدین سکرٹری مجلس احمدیہ کے دستخط تھے۔ مگر اس امر کے برخلاف فخر الدین کے لڑکے نے اصل مسودہ پیش کیا ہے جو اس کے باپ نے اس کی موجودگی میں لکھا تھا۔ اور اس کے نیچے صرف اس قدر دستخط ہیں۔ فخر الدین ملتانی۔ میں کانسٹیبل کے بیان کو قابل قبول سمجھتا ہوں۔ کیونکہ اُسے جھوٹ کہنے کی کوئی وجہ

باقی صفحہ ۳۰ پر

ملزم مرزا قادیانی ولد غلام مرتضیٰ

حاضر ہو!

جب ہرکارہ کی آواز نے عدالت کا سکوت توڑا تو لوگ حیران تھے۔ کہ وہ شخص جو کہ اپنے آپ کو ہر طرح سے نبی بنانے کے چکر میں رہتا ہے یہ آج عدالت میں کیسے؟ مرزا صاحب اپنی چھوٹی چھوٹی آنکھیں موندے ہوئے اور شرمائے گھبرائے جب عدالت میں داخل ہوتے ہیں تو یکدم خاموشی چھا جاتی ہے سب لوگ حیران رہ جاتے ہیں ہائے رے قادیانیوں کا نبی آج ملزم کی شکل میں کٹہرے میں کھڑا ہے۔

(۱) ہاں یہ سچ ہے کہ میں نے بعض اشخاص کی موت وغیرہ کے متعلق پیشین گوئی کی ہے لیکن اپنی طرف سے نہیں بلکہ ان لوگوں نے اپنی رضا و رغبت سے ایسی پیشین گوئی کیلئے مجھے تحریری اجازت دی بلکہ آئندہ ہماری طرف سے یہ اصول رہے گا کہ اگر کوئی ڈرامائی پیشین گوئی کے لیے درخواست کرے تو اس کی طرف ہرگز توجہ نہیں کی جائے گی۔ (یعنی مرزا کی الہامی پیشین گوئیاں نہیں ہوتی تھیں بلکہ ڈرامائی ہوتی تھیں)

کتاب البریہ، اشتہار نمبر ۹

(۲۰ ستمبر ۱۸۹۷ء، مؤلفہ مرزا غلام قادیانی)

(۲) میں نے مسٹر ڈوئی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے سامنے لکھ دیا ہے کہ آئندہ کسی کی نسبت موت کا الہام شائع نہیں کروں گا۔ جب تک وہ مجسٹریٹ صاحب بہادر سے اجازت نہ لے لیوے۔

مرزا قادیانی کا حلفیہ بیان

(عدالت گورداسپور، اخبار الحکم قادیان جلد نمبر ۳ صفحہ ۲۹)

(۳) اقرار نامہ مرزا غلام احمد ولد غلام مرتضیٰ بمقدمہ فوجداری اجلاس مسٹر جے ایم ڈوئی صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ضلع گورداسپور مجریہ ۵ جنوری ۱۸۹۹ء فیصلہ ۲۵ فروری ۱۸۹۹ء نمبر بستہ قادیان نمبر مقدمہ ۳/۱ سرکار دولت بنام ملزم مرزا غلام احمد ساکن قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور الزام زیر دفعہ ۱۰۷ مجموعہ ضابطہ فوجداری

عدالتی اقرار نامہ جو مرزا نے خود لکھ کر عدالت میں پیش کیا۔ میں مرزا غلام احمد قادیانی بحضور خداوند تعالیٰ باقرار صالح اقرار کرتا ہوں کہ آئندہ:

(۱) میں ایسی پیشگوئی شائع کرنے سے پرہیز کروں گا جس کے یہ معنی ہوں، یا ایسے معنی ہوں، کہ کسی شخص کو (خواہ وہ مسلمان ہو، ہندو، عیسائی) ذلت پہنچے گی یا مورد عتاب الٰہی ہوگا۔

(۲) میں خدا کے پاس ایسی اپیل یا درخواست کرنے سے بھی اجتناب کروں گا کہ وہ کسی شخص کو ذلیل کرنے سے یا ایسے نشان ظاہر کرنے سے کہ وہ مورد عتاب الٰہی ہے یا یہ ظاہر کرے کہ مذہبی مباحثہ میں کون سچا اور کون جھوٹا ہے۔

(۳) میں کسی چیز کو الہام بنا کر یا بتا کر شائع کرنے سے مجتنب رہوں گا جس سے یہ منشاء ہو یا جو ایسا منشاء رکھنے کی معقول وجہ رکھتا ہو کہ فلاں شخص (یعنی ہندو مسلم و عیسائی) ذلت اٹھائے گا یا مورد عتاب الٰہی ہوگا۔

(۴) جہاں تک میرے احاطہ طاقت میں ہے۔ کہ میں تمام اشخاص کو جن پر کچھ میرا اثر یا اختیار ہے ترغیب دوں گا کہ وہ بجائے خود اس طریق پر عمل کریں۔ جس طریق پر کار بند ہونے کا میں نے دفعہ نمبر ا تا نمبر ۵ میں اقرار کیا ہے۔

العبــد گواہ شد

مرزا غلام احمد قادیان بقلم خود (مرزا کے دستخط)

خواجہ کمال الدین۔ بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

(خواجہ کے دستخط)

دستخط جے۔ ایم۔ ڈوئی۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ

۲۴ فروری ۱۸۹۹ء

سو اگر مسٹر ڈوئی صاحب کے روبرو میں نے یہ اقرار کیا ہے کہ میں اُن کو (مولوی محمد حسین بٹالوی) کو کافر نہیں کہوں گا۔ تو واقعی میرا یہی مذہب ہے کہ میں کسی مسلمان کو کافر نہیں جانتا۔

تریاق القلوب صہ ۱۳۰

(مؤلفہ مرزا غلام احمد قادیانی)

مرزا حلفیہ بیان کا انکار کیسے کرتا ہے۔ مرزائیو عقل کے ناخن لو اور ٹھنڈے دماغ سے سوچو کہ تمہارے گرو مرزا قادیانی کتنے سچے ہیں۔

(مولانا محمد حسین بٹالوی)

بس ہمارے مخالف جن کو اکثر اور جھوٹ بولنے کی عادت ہے لوگوں کو کہتے ہیں کہ ڈپٹی کمشنر نے آئندہ پیش گوئیاں کرنے سے منع کر دیا ہے۔ خاص کر ڈرانے والی پیش گوئیاں واضح ہے یہ باتیں سراسر جھوٹی ہیں ہم کو کوئی مخالفت نہیں ہوئی۔

کتاب البریہ اشتہار نمبر ۹ حاشیہ

(مرزا غلام احمد قادیانی)

عقیدۂ ختم نبوت رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

عبد الحق تمنا

اللہ کے فضل و کرم سے علماء کرام اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی کوششیں بار آور ہوئیں اور دنیا کے مسلمانوں کی اکثریت کو عقیدۂ ختم نبوت کا علم ہو گیا بلکہ غیر مسلموں کو بھی یہ معلوم ہو گیا کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو غیر مشروط طور پر اللہ کا آخری نبی، رسول اور پیغمبر مانے بغیر کوئی شخص مسلمان رہ ہی نہیں سکتا گو ابھی افریقہ کے ممالک میں ایسے بہت سے بھولے بھالے مسلمان مل جائیں گے جن تک یہ پیغام نہیں پہنچا۔ یہ صرف علماء ہی کا نہیں بلکہ ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ اس عقیدے کو کونے کونے میں پہنچانے کی کوشش کرے،،

عقیدۂ ختم نبوت کے عام ہو جانے سے یہ فائدہ یقیناً پہنچا ہے کہ اگر کوئی شخص نبوت رسالت یا پیغمبری کا دعویٰ کرتا ہے تو مسلمان اس کو بغیر کسی حیل و حجت کے مرتد و کافر قرار دے کر اپنے پاس پھٹکنے نہیں دیتے لیکن دشمن دا بیچارہ مشمرد پر عمل کرتے ہوئے یہ خیال رکھنا ضروری ہے کہ دشمنانِ اسلام ختم نبوت کے عقیدے کی نفی کرنے کے لئے نئے نئے طریقے ایجاد کرتے ہیں، تاریخ شاہد ہے کہ ایسے کئی اشخاص گذرے ہیں جنھوں نے کبھی نبی، رسول، یا پیغمبر ہونے کا دعویٰ نہیں کیا۔ وہ مہدی موعود، مسیح موعود یا محدث ہونے کے مدعی رہے اور جب انھیں یقین ہو گیا کہ ان کے ماننے والے ان کی ہر بات بے چون و چرا مان لیں گے تو انہوں نے شریعت محمدی کو منسوخ کر دیا اور اپنی شریعت نافذ کر دی۔ اور اس طرح ختم نبوت کے عقیدے کی نفی کر دی۔ مثال کے طور پر عبد اللہ میمون اہوازی احمد بن کیالی، زید بن فارس ساباطی کے نام لئے جا سکتے ہیں۔ اسلئے ہر مسلمان کے لئے جہاں یہ بات جاننا ضروری ہے کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے آخری نبی، رسول اور پیغمبر تھے وہاں یہ بھی جاننے کی اشد ضرورت ہے کہ وہ کون کون سے اوصاف اور اختیارات ہیں جو اللہ نے نبی اور صرف نبی کے لئے مخصوص کر دیئے ہیں اور چونکہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے آخری نبی تھے اسلئے وہ اوصاف اور اختیارات بھی ان ہی کی ساتھ اپنے اختتام کو پہنچ گئے۔ اللہ نے وہ اوصاف اور اختیار رسول مقبول کے بعد نہ کسی کو عطا کئے اور نہ عطا کرے گا، یہ بات جاننا اسلئے ضروری ہے کہ اگر کوئی شخص اپنی ذات میں ان خصوصی اوصاف ہونے کا دعویٰ کرے تو فوراً سمجھ لیا جائے کہ وہ جھوٹا اور مکار ہے:۔

وہ اوصاف جو اللہ نے صرف نبی کے نصیب میں لکھے ہیں مندرجہ ذیل ہیں:۔

(۱) اللہ تعالیٰ انبیاء کے علاوہ کسی کو براہ راست پیغام یا حکم دیکر کسی منصب پر مقرر نہیں کرتا۔ یوں تو کائنات میں کوئی کام اللہ کے علم اور مرضی کے بغیر نہیں ہوتا لیکن یہ اللہ کی سنت رہی ہے کہ وہ انبیاء کو وحی کے ذریعے براہ راست پیغام دیتا ہے اور اس کو آگاہ کرتا ہے کہ اس کو نبوت کے عہدے پر فائز کیا گیا اور پھر وحی کے ذریعے اس کو اپنے پیغامات اور احکامات دیتا رہتا ہے:۔

(۲) وحی سوائے نبی کے کسی پر نہیں ہوتی:۔ (الہام القاء، کشف، کرامت، ان اور وحی میں بڑا فرق ہے، جس کی تفصیل میں جانے کا یہ موقع نہیں)۔

(۳) اللہ کی کتاب سوائے نبی کے کسی پر

نہیں اترتی،

(۴) نبی کے علاوہ دنیا کا کوئی شخص نہ معصوم ہوا ہے نہ ہوسکتا ہے، معصوم اسے کہتے ہیں، جس سے خطا اور گناہ کا ہونا ممکن ہی نہ ہو اور انبیاء کے سوا نہ کوئی ایسا ہوا ہے نہ ہوسکتا ہے،

(۵) نبی کے علاوہ کسی کی اطاعت مطلقہ فرض نہیں ہر مسلمان کا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ انبیاء علیہم السلام کے بعد ساری کائنات میں سب سے افضل مسلمان ہیں انہوں نے اپنے پہلے خطبے میں فرمایا تھا " میں تمہارا امیر بنایا گیا ہوں، اگر اچھے کام کروں تو میری مدد کرو، اور غلطی کروں تو میری اصلاح کر دو،" اس جملے سے انہوں نے مسلمانوں کو ان کا یہ حق بتا دیا تھا کہ اگر وہ یعنی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے خلاف کوئی حکم دیں تو ان کی اطاعت نہ کی جائے، بلکہ ان کی اصلاح کر دی جائے، یہ الگ بات ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کبھی ساری زندگی سنت نبوی کے خلاف کوئی کام نہیں کیا۔

ان کے خطبے کے اس جملے سے یہ بھی ثابت ہو جاتا ہے کہ افضل ترین مسلمان ہونے کے باوجود وہ معصوم نہیں تھے (اہل سنت کے مطابق، حضرت ابوبکر صدیق سمیت تمام صحابہؓ معصوم نہیں محفوظ تھے۔ ندیم) کیوں کہ ان سے غلطی ہو جانے کا امکان موجود تھا گو کہ انہوں نے نہ کوئی غلطی کی نہ کوئی گناہ۔

(۶) نبی بھی عالم الغیب نہیں ہوتا، عالم الغیب صرف اللہ کی ذات ہے، جس کو ماضی حال اور مستقبل کا حال معلوم ہے، یہ الگ بات ہے کہ اللہ اپنے نبی کے منہ سے بہت سی بہت سی ایسی باتیں کہلوا دیتا ہے، جو آئندہ ہونے والی ہیں:۔ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت سی پیشین گوئیاں بالکل صحیح ثابت ہوئیں اور بہت

باقی ص۳۰ پر

قادیانیت کی بھیانک تاریخ

سیرت المہدی جلد ۳ صفحہ ۲۱۰

ترجمہ۔ از سائیں محمد حیات پسروری مرحوم ومغفور | مصنف مرزا البشیر ایم اے پسر مرزا قادیانی

شاعر ختم نبوت سائیں محمد حیات پسروریؒ پنجابی زبان کے قادر الکلام شاعر تھے آپ نے مرزا غلام احمد کی خرافات کا جس خوبصورتی سے پنجابی شعروں میں ترجمہ کیا وہ اپنی جگہ بہت قابل قدر ہے۔ مرزا کی بہت سی خرافات کا شعری ترجمہ سائیں جی نے اپنی کتاب "نبوت دا ڈاکو" میں شائع کیا۔ ۱۹۵۰ء کے ایک اجلاس عام میں سائیں جی نے مندرجہ ذیل نظم، امیر شریعت اور حضرت خطیب پاکستانؒ کی موجودگی میں اپنے مخصوص انداز میں سنائی تو شاہ جیؒ اور دیگر رہنمایان ختم نبوت ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہو گئے۔ سامعین کی عجیب کیفیت تھی۔ سائیں جی کی اس نظم سے انہیں ملک بھر میں مقبولیت حاصل ہوئی۔ (ابن منیف کراچی)

سیرت المہدی کتاب اینہاں دی کتاب اے
جلد تیجی صفحہ دو سو دس والا باب اے

لکھیا اے کہ بانو نام اک نوکرانی سی!
عقلمند سیانی کے تے ہڈ کے سیانی سی!
اک دن مرزے ہوری خوشی دے وچ
جاپیں جاپیں تے پٹے سی اپنے مکان دے وچ
تاں آ بجناب دیاں بانو گھٹ رہی سی!
تے دو رتاں ثواب دیاں کلی لُٹ رہی سی!
بانو کہیا حضرت جی! آج سخت ٹھنڈا اے
مرزے ہوراں آکھیا بانو! ابھی دعا سے ہنیرا اے
نبی تے مرید انی دی بھاجی بازی مت اے!
دوہاں نو ناں نئیں پتہ لگا ہنیرا سے کرلتا اے

ارتداد سے دوبارہ اسلام کی طرف

ایک نوجوان کی قادیانیت سے توبہ

ایک نوجوان ریحان عالم ولد محمد اسماعیل کھوکھرا پار ملیر کالونی کراچی کو دو سال تک ایک قادیانی مبلغ طاہر احمد نے تبلیغ کر کے قادیانی بنا لیا اور اتنا ذہن خراب کیا کہ وہ کسی ختم نبوت کے مبلغ کی بات سننے کے لئے بھی تیار نہ تھا۔ تبلیغی جماعت کے ایک دوست خلیل احمد نے اسے بمشکل دفتر ختم نبوت میں آنے کے لئے تیار کیا۔ طے شدہ پروگرام کے مطابق وہ گذشتہ منگل کو اپنے والد، چار بھائیوں اور دیگر بزرگوں کے ہمراہ آیا۔ احقر (محمد حنیف ندیم) نے گھنٹے سوا گھنٹے تک مرزا قادیانی، کفریہ عقائد اور حقانیت ختم نبوت پر اظہار خیال کیا۔ الحمد للہ کہ سب بزرگوں اور دوستوں کے سامنے اس نے اطمینان کا اظہار کیا۔ مولانا محمد انور فاروقی قائم مقام ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی نے اسے کلمہ پڑھا کر دوبارہ اسلام میں داخل کیا اور بہت پیاری نصیحتیں کیں، مولانا غلام رسول فیروزی جو قادیانیت کے سپیشلسٹ ہیں، وہ بھی اچانک تشریف لے آئے

بقیہ ص۱ پر

بزمِ ختم نبوت

رحیم یار خان سے عمار الحسن ذکریا مفتی لدھیانوی نے لکھا ہے

ختم نبوت کا پرچہ ہر ہفتہ بعد میرے پاس آتا ہے یہ رسالہ میرا پسندیدہ اور محبوب رسالہ ہے رسالہ بہت خوبصورت ہے عقیدہ ختم نبوت کے لیے آپ جو کوشش کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ اس میں کامیاب فرمائے۔

قادیانیت کے خلاف جو جہاد جاری ہے اس میں میرے دادا جان حضرت رئیس الاحرار مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی مرحوم اور میرے خاندان کا بہت بڑا حصہ ہے۔ مرزا قادیانی کو سب سے پہلے میرے خاندان کے بزرگوں نے کافر قرار دیا۔ آپ کا پرچہ بہت کامیاب جا رہا ہے۔ اسلامی دنیا میں آپ جو قادیانیوں کے خلاف کام کر رہے ہیں میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو کامیاب کرے۔ ختم نبوت کے تمام مجاہدوں کو سلام۔

محمد فیاض گورنمنٹ ہائی سکول پپلاں میانوالی سے لکھتے ہیں

میں یہ خط آپ کی طرف پہلی مرتبہ لکھ رہا ہوں میں ختم نبوت کے رسالے کا باقاعدہ پڑھنے والا ہوں مجھے آپ کے رسالے کا بڑی شدت سے انتظار رہتا ہے۔ آپ نے یہ رسالہ جاری فرما کر قادیانیوں کے چھکے چھڑا دیئے ہیں اللہ تعالےٰ آپ کو اس نیک مقصد میں کامیاب فرمائے آمین۔

محمد دین شیخ نے ٹنڈو آدم سے لکھا ہے

ہفت روزہ ختم نبوت سے پہلے مختلف رسالے پڑھے مگر تھوڑے عرصے میں جو کچھ ہفت روزہ ختم نبوت سے قادیانیت کے بارے میں معلوم ہوا وہ مجھے کسی اور ہفت روزہ میں نہیں ملا اس لیے یہ رسالہ اپنی مثال آپ ہے اور مبارکباد کا مستحق ہے۔ یہ ہفت روزہ قادیانیوں کے لیے موت کا پیغام ہے اور غلامان محمدؐ کے لیے دلی سکون کا باعث ہے۔

عبدالخالق پٹھان جھنگ صدر سے لکھتے ہیں

رسالہ ختم نبوت کو بہت دلچسپی سے پڑھتا ہوں اور رسالہ کی بڑی شدت سے انتظار رہتی ہے۔ جب پہنچتا ہے تو دل خوش ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ اس رسالے کو مزید ترقی عطا فرمائے آمین۔

احسان احمد کلاچوی بلوچستان

بندہ نے ایک بار رسالہ اپنے استاد صاحب سے لے کر پڑھا، دل باغ باغ ہو گیا، آپ کو مبارک ہو یہ رسالہ بلوچستان کے شہروں ہی نہیں صحراؤں میں بھی پہنچ رہا ہے

ابو محمد انوار قمر کروڑ لعل عیسن ضلع لیہ،

ایک سال سے رسالہ کا باقاعدہ قاری ہوں بہت ہی اچھا رسالہ ہے، اللہ نکالنے والوں کو ہمت اور رسالہ کو ترقی عطا فرمائے:۔

بحمداللہ آپ کا ارسال کردہ رسالہ ختم نبوت ملا پڑھ کر دل کو از حد خوشی ہوئی اس لئے کہ مرزائیوں کے دجل و فریب ان کی عیاری و مکاری کا پردہ چاک کر کے مسلمانوں کو ان کے عزائم ناپاک سے آگاہ کیا جاتا ہے تاکہ غلامان مصطفےٰؐ ناموس رسالت کی حفاظت کرتے ہوئے انگریز جو چالاک تھا مکار تھا ہوشیار تھا مالدار تھا حقیقت میں (روح کا بیمار تھا،) کے پروردہ اور خود کاشتہ پودے مرزا قادیانی کے کفریہ عقاید اور ناپاک عزائم نے کہیں ؎

"جب غیور جاگے تو جھوٹے بھاگے"

میں ایک حساس علاقہ میں رہتا ہوں اور مجلس ختم نبوت کے اخلاقی ممبر کی حیثیت سے اپنے مذہب کا ایک جز سمجھتے ہوئے انشاء اللہ العزیز آپ کے قافلہ حق کے ساتھ رواں دواں ہوں اللہ تعالیٰ رسالہ میں مزید ترقی فرمائے، اور ہم سب کو علمائے حق کے قافلہ کے ساتھ چل کر دین حقہ کی سربلندی کیلئے سعی مقبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے:۔

آمین ثم آمین

محمد قاسم صدیقی سنکھترہ
تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ:۔

★ بڑا اچھا رسالہ ہے ٹائیٹل کا تو جواب نہیں میں جناب الحاج عبدالرحمٰن یعقوب باوا صاحب، حافظ محمد حنیف ندیم صاحب، تمام کارکنوں اور راہنماؤں کو مبارکباد دیتا ہوں۔۔

(قاری عبدالغفور صاحب کروڑ،)

★ انتہائی شوق سے رسالہ پڑھتا ہوں، بہت ہی پسند آیا، میری طرف سے مبارکباد قبول کیجئے۔
(محمد اسماعیل خان پاک میڈیکل سٹور، کروڑ

★ ہمارے ہاں پرچہ پابندی سے پہنچ رہا ہے عمدہ اور پیارے مضامین اعلیٰ مضامین اعلیٰ معیار، اس رسالہ کا طرہ امتیاز ہے زور قلم اور زیادہ۔

"چوہدری بشیر احمد جمیہ" کروڑ

میں نے ایک قادیانی کو نورانی محفل سے بھگا دیا۔

محمد عبد الرحمٰن عثمانی ینگریو بدین

ینگریوں شوگر ملز بدین کے اکثر دکانداروں سے میں نے ملاقات کی انہیں شیزان کی حقیقت سے آگاہ کیا اور شیزان کے بائیکاٹ کے لئے کہا، انہوں نے بائیکاٹ کرنے کا یقین دلایا ہے، دوسری اہم بات یہ ہے کہ ملز آفیسر جناب بیگ صاحب نے ملز کے افتتاح کے موقع پر قرآن پاک کا ختم کرنے کے لئے کہا۔ میں نے بھی وعدہ کرلیا، دوسرے دن ختم قرآن پاک تھا میں بھی گیا اور بہت سے دوست بھی گئے، ایک دوست نے بتایا کہ یہاں ایک ہیلپر قادیانی ہے، اس کی نشاندہی کرا دی، ہم جب وہاں پہنچے تو وہ قادیانی قرآن پاک پڑھنے کے لئے آیا ہوا تھا اس نے ہاتھ منہ دھویا اور قرآن پاک لے کر جلدی سے بیٹھ گیا بندہ نے اس ناپاک سے فوراً سپارہ لے لیا اور اس مردود کو محفل سے نکال دیا۔ وہ وہاں سے فوراً بھاگ گیا:۔

”ختم نبوت کے مجاہدوں کو سلام،،

محمد ارشد جاوید بھاولنگر

ملکی و عالمی سطح پر رسالہ اپنی مثال آپ ہے۔ بہاولنگر میں تحریک ختم نبوت کے بعد ہفت روزہ انٹرنیشنل رسالہ ختم نبوت باقاعدگی سے پڑھ رہا ہوں اور اس کوشش میں ہوں کہ اس رسالہ کے قاری زیادہ سے زیادہ بناؤں، رسالہ جہاں علمی مواد سے آراستہ ہوتا ہے منکرین ختم نبوت کے تعاقب کرنے میں پیش پیش ہے، جس نے تمام دنیا میں مرزائیت کے چھکے چھڑا دیئے ہیں اور دشمنان ختم نبوت کے عزائم اور سازشوں کو بے نقاب کر دیا ہے، بہاولنگر میں مولانا منتخب الدین امیر عالمی مجلس ختم نبوت نے ختم نبوت کے محاذ پہ کمال کر دیا ہے، شیزان کا بائیکاٹ بدستور جاری ہے،

میری طرف سے اور اہل بہاولنگر کی طرف سے رسالہ کی کامیابی پر مبارک ہو اور ہم رسالہ کی ترقی کے لئے دعاگو ہیں ختم نبوت کے تمام مجاہدوں کو میری طرف سے سلام،،

کیا ٹی وی کا قبلہ درست ہوگیا؟

محمد ندیم طاہر رحیم یارخان

میں آپ کی توجہ حال ہی میں اخبار میں شائع ہونے والی اس خبر پر طرف دلاتا ہوں مذکورہ خبر میں کہا گیا ہے کہ P.T.V حکام نے فیصلہ کیا ہے کہ ٹیلیویژن پر ہر ماہ ایک فلم دکھائی جائیگی، میں تو سوچ سوچ کر تھک جاتا ہوں کہ کیا یہی وہ پاکستان ہے جس کے لئے ہم نے اتنی قربانیاں دی تھیں، ہماری حکومت جو اسلام، اسلام کی رٹ دن رات لگاتی ہے، لیکن ٹیلی ویژن پر ہر ماہ پچاس کے قریب ڈرامے، اور انگریزی فلمیں دکھائی جاتی ہیں، اور یہ سب تفریح کے نام پہ ہو رہا ہے میری سمجھ سے بالاتر ہے کہ اس قوم کو اور کتنی تفریح کی ضرورت ہے، یاد رہے کہ صدر پاکستان نے ایک دفعہ کہا تھا کہ ہم نے ٹیلی ویژن کا قبلہ درست کر دیا ہے، جبکہ ٹی وی والے اللہ کے احمدیان کا بھانڈا پھوڑ رہے ہیں ہم اس واقعہ کی پرزور مذمت کرتے ہیں۔ ٹی وی حکام ٹیلی ویژن پر آج بھی ”شیزان کمپنی“ کے اشتہارات دکھا جاتے ہیں، میرے خیال میں ان کو وہاں بند کرانے کی ایک صورت ہے وہ یہ کہ جس ٹی وی سینٹر سے دکھائیں جائیں اس ٹی وی سینٹر کا گھیراؤ کیا جاوے اور پرامن طور پر انتظامیہ کو مجبور کیا جائے کہ آئندہ اگر ایسے اشتہارات دکھائے گئے تو نتائج کی ذمہ دار خود ہوگی:۔

قصہ مختصر۔ خداتعالیٰ آپ کو اپنے مقاصد میں کامیاب وکامران فرمائے:۔

مٹھاس ایسا جیسا شہد

محمد خالد اعوان ٹھاکر میرہ اپر تناول

ختم نبوت کا پرچہ کسی سے ادھار لے کر پڑھتا ہوں بچوں کے صفحہ کیلئے بھی حاضری دیتا ہوں۔ لیکن، ادھار از ادھار، جس وقت تک اپنا رسالہ نہ منگواؤں، دل کو سکون نہیں ہوتا ختم نبوت کا رسالہ اتنا لذیذ اور مٹھاس سے بھرا ہوتا ہے، جو بھی اس کا مطالعہ کرتا ہے تو ایسا محسوس کرتا ہے، جیسا شہد کھا رہا ہے، اللہ تعالیٰ اس رسالہ کو دن دگنی اور رات چگنی ترقی عطا کرے، اور جس نے اس سالے کا اجراء کیا ہے، اللہ تعالیٰ تاقیامت اس کو اس نیک کام کا اجر دے (ثم آمین) اس کو پڑھنے سے انسان کا خون جوش مارتا ہے، رسالہ پڑھنے سے شیزان کا میرے تمام ساتھیوں، اقبال شاہ، سکندر خان، سائیں محمد، سلطان محمد عبدالجلیل سکول ماسٹر، انور شاہ، جلیل ٹھیکیدار اور تقریباً تمام گاؤں والوں نے بائیکاٹ کر دیا ہے، اور قادیانیوں کے خلاف مکمل مہم چلا رکھی ہے، انشاءاللہ، قادیانیوں کا خاتمہ ہو کر رہے گا، اللہ تعالیٰ اسلام کو فتح دے گا

★★★★★★★★

اقوال خلفائے راشدین

(۱) موت کا اتنا علم کافی ہے کہ خدا سے ڈرتا رہے۔
(حضرت ابوبکر صدیقؓ)

(۲) ایمان کی بڑی نعمت نیک عورت ہے۔
(حضرت عمر فاروقؓ)

(۳) خاموشی غصہ کا بہترین علاج ہے۔
(حضرت عثمان غنیؓ)

(۴) موت ایک بے خبر ساتھی ہے۔
(حضرت علیؓ)

مرسلہ: حافظ محمد حسین بکرا پیڑی، کراچی

نونہالانِ ختمِ نبوت

مرتب: سہیل باوا

بچے، بچیوں اور طلبا و طالبات کا صفحہ

عدل و انصاف کے پیکر

خواجہ محمد عارف علی مانسہرہ

اسلام کا ابتدائی دور اور حضرت عمر فاروق خلیفۂ ثانی کی خلافت کا زمانہ تھا کہ حجاز کے شمال میں عربوں کے ایک خاندان بنی غسان نے ایک سلطنت قائم کر رکھی تھی۔ شام میں رومیوں کا اقتدار قائم ہوا تو یہ غسانی سلطنت ان کے زیر اثر آگئی۔ جبلہ اس کا آخری تاجدار تھا۔ جب اس نے دیکھا کہ عرب کے تمام قبیلے اسلام کے حلقہ بگوش بن گئے ہیں اور نئی اسلامی حکومت نے روم و ایران کی شان و شوکت پر بھی لرزہ طاری کر دیا ہے تو وہ خود بھی اسلام قبول کرنے پر آمادہ ہو گیا، اور حضرت عمر فاروقؓ کو جب یہ اطلاع ملی تو وہ بہت خوش ہوئے، اور فرمایا بہت شوق سے آؤ ہم تمہیں خوش آمدید کہتے ہیں اسلام قبول کرنے کے بعد تمہیں وہ تمام حقوق مل جائیں گے جو ہمیں حاصل ہیں، اور تمہارے ذمے وہی فرائض عائد ہو جائیں گے جو ہم پر ہیں۔

جبلہ اپنا لشکر لے کر مدینہ کی طرف روانہ ہوا اس نے تمام سواروں کو زربفت کی قبائیں پہنا رکھی تھیں اور خود بھی زرتار لباس زیب تن تھا، اہل مدینہ نے اس ٹھاٹھ کا جلوس پہلے کبھی نہ دیکھا تھا۔ غرض جبلہ حضرت عمرؓ کے دست مبارک پر مشرف اسلام ہوا۔ حج کا موسم قریب تھا۔ اور حضرت عمرؓ کے ہمراہ وہ بھی حج کے لئے مکہ معظمہ پہنچا۔ ایک روز بیت اللہ کا طواف کر رہا تھا کہ اتفاقاً کسی بدوی کا پاؤں نادانستہ جبلہ کے چغے کے دامن پر پڑ گیا۔ جبلہ کے دماغ سے ابھی شاہی غرور تکبر زائل نہ ہوا تھا اس نے بدوی کے منہ پر اس زور سے طمانچہ مارا کہ اس کے ناک کا بانسہ ٹوٹ گیا، اور خون جاری ہو گیا۔ بدوی نے تو جبلہ کو کچھ نہ کہا اور دادخواہی کے لئے حضرت عمر فاروقؓ کی عدالت میں حاضر ہوا، حضرت عمر فاروق کی عدالت لگی ہوئی تھی۔ کہ بدوی آ پہنچا جب خلیفۂ وقت حضرت عمر فاروق نے اُسے اس حالت میں دیکھا تو اس نے سارا واقعہ بیان کیا۔ حضرت عمر فاروقؓ نے فوراً جبلہ کو بُلا بھیجا، جب جبلہ حضرت عمر فاروقؓ کی عدالت میں حاضر ہوا تو عدالت میں موجود سپاہی اسے احترام کے ساتھ بٹھانے لگے تو حضرت عمر فاروقؓ نے کہا یہ ایک مجرم کی حیثیت سے یہاں کھڑا ہے، کیونکہ اس نے ایک بے گناہ آدمی کے ساتھ زیادتی کی ہے حضرت عمر فاروقؓ نے اس بدوی کو حکم دیا کہ جس طرح تم کو اس نے زور سے طمانچہ رسید کیا تھا، اس طرح تم بھی مارو، جب جبلہ نے حضرت عمر فاروقؓ کا یہ حکم سنا تو حیران رہ گیا۔ بدوی نے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے جب جبلہ کے منہ پر طمانچہ مارا تو اس کی بھرے دربار میں چیخیں نکل گئیں یہ تھا حضرت عمر فاروقؓ کا انصاف حضرت عمر فاروقؓ نے چھوٹے بڑے کا امتیاز کئے بغیر سلطانی عدل کا فیصلہ سنا دیا اور جبلہ کی خاطر اصول میں رد و بدل گوارہ نہ کیا۔

اچھی نذرینہ!

عابدہ بی بی گورنمنٹ گرلز سکول مانسہرہ

کسی شہر میں ایک لڑکی تھی نذرینہ نام کہتے ہیں کہ دنیا اس وقت بہت خوشنما اور دلفریب تھی، لوگ، کینہ، حسد، بغض اور دیگر لغو باتوں سے پاک و صاف تھے۔ نذرینہ کمسن اور معصوم تھی اس کی پرورش ایسے خوشگوار زمانے اور ایسے دلفریب منظر میں ہوئی تھی وہ دنیاوی غم و رسم سے ناواقف تھی۔

نذرینہ ہوشیار تھی مگر بھولی۔ اس نے کمسنی میں ایک باخدمت شام و سحر گزاری تھی۔ محنت، مشقت اور اس انداز زندگی کو سمجھتی تھی۔ وقت کو لعل اور گوہر سے بھی زیادہ قیمتی سمجھتی تھی۔ اور شاید اسی وجہ سے لوگ اکثر بیکار نہ بیٹھتے کہ ہی کہ اسے جب دیکھو کسی کام میں مشغول رہتی۔

نذرینہ نے اپنے باغیچہ میں رنگارنگ کے پھول بوئے ہوئے تھے جنہیں وہ خود دیکھ دیکھ کر بے حد خوش ہوتی اور لوگ گزر کر بھی خوش ہوتے، اور اکثر ستانے کے لئے اس باغیچے میں آکر بیٹھتے جس سے نذرینہ کو الفت تھی۔

نذرینہ کے باغیچے میں اکثر بچے، بوڑھے اور جوان آکر اپنا تمام دن لیٹے سوتے اور کھیلنے میں بسر کیا کرتے تھے، اور وہ بھی بیکار، جنہیں دیکھ کر نذرینہ کو بے حد رنج ہوتا اور وہ اکثر ایسے بیکار مسافروں کو سمجھایا کرتی کہ بھائی آپ آدمی ہیں، اور آدمی کا فرض کام دھندا کرنا ہے مگر آپ یہاں اپنا قیمتی وقت یونہی گزار جاتے ہیں، بھائی میں نہیں سمجھتی کہ آپ کے دنیاوی اخراجات کیسے پورے ہوتے ہوں گے۔ آپ کے گھر والے اپنی گزر اوقات کیسے کرتے ہوں گے، خدارا عقل کرو۔ وقت بے حد قیمتی ہے، اس کی قدر کرو۔ اور کوئی نہ کوئی ایسا کام کرو جس سے کہ آپ اور آپ کے تمام گھر والے خوشی سے زندگی بسر کر سکیں۔

نذرینہ کے پند و نصائح سے اکثر لوگ اور ایسے لوگ جو اس کے باغیچہ میں بیکار وقت ضائع کیا کرتے تھے کام کی جستجو میں سرگرداں پھرنے لگے۔ ہمت اور استقلال ایک عجیب چیز ہے بقول

ے ہمت کرے انسان تو کیا ہو نہیں سکتا

کئی برس روزگار لگ گئے، اور کئی ناکام زرینہ کے باغیچہ میں آئے، اور اس سے بچھڑ گئے..... پیاری پیاری بہن تم تمہارے کہنے کے مطابق تلاش روزگار میں سرگرداں ہوئے، مگر محروم رہے۔ لیکن غریبوں کی ہمدرد زرینہ ان کی ڈھارس بندھاتی، اور نہایت نرمی سے کہتی، بھائی صبر و استقلال سے کام لو، انشاء اللہ تعالیٰ تمہیں کامیابی ہوگی اور ضرور ہوگی۔

ہاں یہ بھی لوگوں نے اکثر سنا، کہ زرینہ اکثر اپاہجوں اور ناداروں کو اپنے باغیچہ کے خوشنما پھولوں کے گجرے اور ہار بنا کر دیا کرتی تھی جنہیں وہ فروخت کرکے چار پیسے کما لیتے تھے۔ زرینہ جس طرح خود بیکار رہنا برا محسوس کرتی تھی، اسی طرح وہ دوسروں کو بیکار دیکھ کر برا سمجھتی، اور ایسے لوگوں کو کام کاج کی نصیحت کرتی، زرینہ کی انتھک کوشش کارگر ہوئی، اور تھوڑے عرصے میں اس کے بیکار شہری برسرکار ہو گئے، اور وہ تمام زرینہ کو دعا دیتے، اور اسے نیک نامی سے یاد کرتے، عموماً شام کو زرینہ کے باغیچہ میں سیر و تفریح کے لئے لوگ آیا جایا کرتے۔

وقت گزرتے دیر نہیں لگتی آج کچھ اور کل کچھ، دنیائے فانی میں ہر ایک کو موت کا جام پینا ہے چنانچہ غریبوں کی ہمدرد زرینہ آخر اپنے غریب شہریوں کو داغ جدائی دے کر شہر خاموشاں کو چل بسی۔

تمام شہر میں کہرام مچ گیا، ہر ایک کی زبان پہ ہائے افسوس کا لفظ تھا، تمام شہر اس اچھی زرینہ کی موت پر خون کے آنسو بہاتے ہوئے پکار رہے تھے کہ

کاش کہ زرینہ اکیلی نہ مرتی!

اس کہانی سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ ہم سب کو چاہئیے کہ وقت کی قدر کریں، نیز غریبوں، اپاہجوں اور مسکینوں سے ہمدردی کریں، ان کی مدد کریں، اور جہاں تک ہو سکے، اپنے ملک کی خدمت کریں، تاکہ ہمارا نام دنیا میں روشن رہے، اور لوگ ہمیں اچھی زرینہ کی طرح نیک نامی سے یاد کریں۔

پسند اپنی اپنی

مرسلہ: اللہ بخش چک نمبر ۲۲ — ۱۰ آر

نار دوزخ سے بچاتی ہے نماز
راہ جنت کی دکھاتی ہے نماز
یہ خدائے پاک کا فرمان ہے
ہر برائی سے بچاتی ہے نماز
قدر کرتا ہے نمازی کی جہاں
عظمت و عزت بڑھاتی ہے نماز
دل سے دھو دیتی ہے نفرت کا غبار
مہر و الفت کو بڑھاتی ہے نماز
اہل ایمان کی یہی معراج ہے
رفعتیں کیا کیا دلاتی ہے نماز
کیوں نہ ہم گلزار روز و شب پڑھیں
جب ہمارے رب کو بھاتی ہے نماز

انمول موتی

ڈاکٹر ثوبیہ قانتہ بہاولپور

۱۔ جب خلوص اور اعتماد ختم ہو جائے تو انسان زندگی کی کسی شاہراہ پر کامیاب نہیں ہو سکتا۔

۲۔ خدمت خلق، خلوص اور رحم کے جذبات کو اپنی راہوں میں بچھائے جاؤ، تاکہ راستے میں چبھنے والے کانٹے پھول بن جائیں۔

۳۔ زندگی کا مقصد مال و دولت، اور خوشی و مسرت نہیں ہے، بلکہ زندگی کا مقصد انسانیت کی تکمیل ہے۔

۴۔ تجربہ ایک اچھا استاد ہے، مگر اس کی اجرت بہت ہے

۵۔ کوشش ہر بند دروازے کو کھول دیتی ہے

۶۔ ناقابل اعتماد دوستوں کے ساتھ رہنے سے تنہا رہنا بہتر ہے

۷۔ اپنے رنج و الم غرق کرنے کی بہترین جگہ دوسروں کی مصیبتوں کے سمندر ہیں

۸۔ جو اپنی موجودہ حالت پر مطمئن نہیں، اسے بہتر حالت بھی مطمئن نہیں کر سکتی

۹۔ بے غرض محبت عظیم انسان کی خصوصیت ہے

۱۰۔ خیر و برکت ایمانداری میں ہے دھوکہ اور فریب میں نہیں

انمول موتی

اگر خریدنا چاہتے ہو تو — آخرت کا سودا خرید

○ اگر فتح کرنا چاہتے ہو تو — حواس خمسہ کو فتح کرو

○ اگر جاننا چاہتے ہو تو — احکام خداوندی کو جانو

○ اگر مٹانا چاہتے ہو تو — تکبر کو مٹاؤ

○ اگر پڑھنا چاہتے ہو تو — قرآن حکیم پڑھو

○ اگر لینا چاہتے ہو تو — بزرگوں کی دعائیں لو

○ اگر مانگنا چاہتے ہو تو — خدا سے مانگو

○ اگر بچنا چاہتے ہو تو — مظلوم کی بد دعا سے بچو

○ اگر دینا چاہتے ہو تو — خدا کی راہ میں دو

○ اگر بولنا چاہتے ہو تو — سچے کلمات بولو

○ اگر کرنا چاہتے ہو تو — نیک کام کرو

○ رحمت کی بدلیاں ہیں ریاض رسول پر

○ یہ وہ چمن ہے جس پر فرشتوں کو ناز ہے

○ نبی کی بزم میں گزری ہوئی ہر رات

○ شب اسریٰ کی صورت ہے محترم

مرسلہ: حافظ محمد حسین بکرا پیڑی، کراچی

اقوال زرّین

○ اگر تم چاہتے ہو کہ نعمت کا زوال نہ ہو نعمت کا شکر ادا کرتے رہو۔

○ جو خدا تعالیٰ کے سوا اوروں سے اپنی مراد طلب کرتا ہے وہ نامراد رہتا ہے۔

○ متوکل وہ ہے جو محرومی اور عطا کو خدا تعالیٰ کی طرف سے سمجھے۔

○ دنیا گویا ایک دریا ہے اس کا کنارہ آخرت اور کشتی تقویٰ ہے اور ہم اس دریا کے مسافر ہیں۔

(شیخ ابو یعقوب بن اسحٰق)

منڈی بہاؤالدین میں ایک قادیانی کے خلاف مقدمہ کا اندراج

منڈی بہاؤالدین (نمائندہ ختم نبوت) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنما ملک محمد امین قادری الحاج محمد جاوید اقبال چغتائی کی رپورٹ پر ستی تھانہ میں قادیانی حمید احمد کلیم پرتلوانی آمدو ٹیلیس ۲۹۵ وسی کی خلاف ورزی پر مقدمہ درج کرا دیا، ملزم نے سیشن کورٹ گجرات سے ضمانت کرالی ہے، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنما خواجہ حاجی ایم رشید، ملک منظر محمود، شیخ غلام مرتضیٰ خان اکرام اللہ خان، نے ڈی ایس پی سید زوار حسین شاہ، اے ایس آئی سید عابد حسین شاہ کی بروقت کارروائی پر انتہائی مسرت کا اظہار کیا، ان کی بروقت کارروائی سے منڈی بہاؤالدین کا امن تباہ ہونے سے بچ گیا۔

عالمی مجلس ننکانہ صاحب کے عہدیداروں کا سالانہ چناؤ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ صاحب کا ایک اجلاس مجلس ہذا کے سرپرست حاجی عبدالحمید رحمانی صاحب کی رہائش گاہ پر منعقد ہوا جس میں متفقہ طور پر مندرجہ ذیل عہدیداران کا سالانہ چناؤ کیا گیا۔ سرپرست حاجی عبدالحمید رحمانی صدر، محمد متین خالد نائب صدر، محمد ساجد ناظم، شوکت علی شاہد نائب ناظم، محمد ظفر عباس خازن، محمد اکرم ناز سیکرٹری نشر و اشاعت، محمد قدیر شہزادہ قانونی مشیر، شیخ محمد امین ایڈووکیٹ، محمد امین بھٹی صاحب ایڈووکیٹ میاں نظامی صاحب۔

تبلیغی ناظمین:۔ حضرت مولانا محمد احمد مجاہد صاحب، حضرت مولانا ناراعبدالمجید صاحب۔

عالمی ختم نبوت لندن کانفرنس کی شاندار کامیابی پر قادیانیوں میں بوکھلاہٹ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام منعقد ہونے والی تیسری سالانہ ختم نبوت کانفرنس لندن کے نتائج سامنے آرہے ہیں جہاں مسلمانوں میں مسرت کی لہر دوڑ گئی ہے اور مسلمان فون اور خطوط کے ذریعہ مبارکبادی کے پیغامات ارسال کر رہے ہیں وہاں قادیانیوں کی بوکھلاہٹ کا اظہار ان کے خطوط سے ہو رہا ہے جو انہوں نے ہمارے معاونین رضاکاروں کو لکھے اور مختلف ناموں سے فون کئے، نیز انگریزی اخبارات میں زہر اگلا، مگر یہ سب ہتھکنڈے مسلمانوں کے جوش ایمانی کو دبا نہیں سکتے۔

انتقال پر ملال

تحریک ختم نبوت واربرٹن کے سرگرم رکن پوسٹ ماسٹر جناب ممتاز احمد صاحب کی والدہ محترمہ قضائے الٰہی سے تقریباً ۸۰ سال کی عمر میں واربرٹن میں انتقال فرماگئیں مرحومہ انتہائی نیک خاتون تھیں۔ تمام مسلمانوں سے درخواست ہے کہ مرحومہ کے لئے خصوصی دعا فرمائیے۔ خدا ان کو جوار رحمت میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ و ارفع مقام نصیب فرمائے اور ان کے گھر والوں کو یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق دے ثم آمین۔

(محمد اقبال واربرٹن)

متحدہ عرب امارات کی خبریں!

دبئی (رپ ر) جمعیت اہلسنت والجماعت متحدہ عرب امارات کے مرکزی امیر الحاج حضرت مولانا محمد فہیم پاکستان کے ڈیڑھ ماہ کے دورے پر تشریف لا چکے ہیں، وہ کراچی میں چند روز قیام کرنے اور مختلف بزرگوں سے ملاقات کرنے اور بعض پروگراموں میں حصہ لینے کے بعد سرحد اور پنجاب کے دورے پر روانہ ہو جائیں گے جہاں آپ مختلف پروگراموں میں شرکت کے علاوہ دارالعلوم حنفیہ چکوال کے سہ روزہ سالانہ نقشبندی اجتماع میں بھی تشریف لے جائیں گے۔ اس کے علاوہ حضرت امیر رائے ونڈ کے عالمی تبلیغی اجتماع میں بھی شرکت فرمائیں گے۔ اس طرح حضرت الامیر ڈیڑھ ماہ کا دورہ مکمل فرما کر نومبر کے آخر میں دبئی واپس تشریف لے آئیں گے۔

دبئی (رپ ر) گزشتہ روز جمعیت اہلسنت والجماعت متحدہ عرب امارات کی مرکزی مجلس عاملہ کا اجلاس جمعیت کے بانی و سرپرست اعلیٰ مولانا محمد اسحاق خان مدنی کی رہائش گاہ مدنی منزل پر مرکزی امیر حضرت مولانا محمد فہیم کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں جمعیت کے مرکزی سیکرٹری جنرل مولانا

مولانا قاضی محمد اللہ یار خان کو صدمہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا قاضی محمد اللہ یار خان کے جواں سال نواسے قاضی محمد ابوبکر صدیق گذشتہ دنوں بجلی کا شاک لگنے سے انتقال کر گئے، موصوف قاضی نذیر احمد کے صاحبزادے تھے۔ جواں سال کی موت پر قاضی صاحب اور ان کے گھرانے کا غیر معمولی طور پر مغموم ہونا ایک فطری امر ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں نے قاضی صاحب سے گہری ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے دعا کی اللہ تعالیٰ مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت نصیب کریں۔ والدین کو نعم البدل اور پورے خاندان کو صبر جمیل کی نعمت نصیب فرمائیں۔ ادارہ ختم نبوت مولانا قاضی اللہ یار خان کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔

خلیل احمد ہزاروی نے اپنے دورہ پاکستان کی رپورٹ پیش کی اس رپورٹ کی روشنی میں بہت سے اہم فیصلے کئے گئے اجلاس میں مندرجہ ذیل قراردادیں بھی منظور کی گئیں۔ یہ اجلاس مکہ مکرمہ میں حج کے موقع پر رونما ہونے والے المناک واقعہ پر افسوس کا اظہار کرتا ہے۔ یہ مقدس مقامات مظاہروں اور ہنگاموں کے لئے نہیں ہیں ایرانی مظاہرین کی اس شرمناک حرکت پر اس کی شدید مذمت کرتا ہے اور اس ضمن میں سعودی حکومت نے جو اقدامات کئے ہیں انہیں استحسان کی نظر سے دیکھتے ہوئے ان کی بھرپور تائید کرتا ہے۔ یہ اجلاس حکومت پاکستان کی طرف سے بیرون ملک سفر کرنے والوں کے لئے ائیرپورٹ ٹیکس میں ناروا اضافہ کی شدید مذمت کرتا ہے اور حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ ناروا اضافہ کو فی الفور واپس لے کر بیرون ملک رہنے والے پاکستانیوں میں پائی جانے والی بے چینی کو دور کیا جائے۔ یہ اجلاس وطن عزیز پاکستان میں بڑھتی ہوئی دہشت گردی اور لاقانونیت پر غم و غصہ کا اظہار کرتے ہوئے حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اپنی ذمہ داری پوری کرتے ہوئے قانون نافذ کرنے والی ایجنسیوں کو فعال بنا کر پرامن شہریوں کے جان و مال کا تحفظ کرے۔ اور دہشت گردی اور لاقانونیت پھیلانے والوں کو عبرتناک سزا دے۔ یہ اجلاس انجمن سپاہ صحابہ پاکستان کے صدر مولانا حق نواز جھنگوی اور مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ کے ناظم مولانا عبدالقدوس قارن کی گرفتاری کی شدید مذمت کرتے ہوئے حکومت پنجاب پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ مذکورہ دونوں علماء پر قائم کردہ تمام مقدمات واپس لے کر انہیں فی الفور رہا کیا جائے۔ یہ اجلاس حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ پاسپورٹ کی طرح شناختی کارڈ میں بھی مذہب کے کالم کا اضافہ کیا جائے تاکہ پاسپورٹ کے اجراء کے وقت غیر مسلم کی شناخت ہو سکے۔ نیز یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ تمام غیر مسلموں، قادیانیوں، عیسائیوں، ہندوؤں، سکھوں اور پارسیوں وغیرہ کو شناختی کارڈ اور پاسپورٹ کا رنگ مسلمانوں کے شناختی کارڈ اور پاسپورٹ سے الگ ہونا چاہئے

اجلاس میں جمعیت کے سرپرست اعلیٰ مولانا محمد اسحٰق خان مدنی مرکز کے امیر مولانا محمد نعیم مرکز کے سیکرٹری جنرل مولانا خلیل احمد ہزاروی مولانا محمد اسماعیل عارف، قاری محمد حنیف ڈار، مولانا رضوان اللہ، مولانا محمد شعیب، بشیر احمد چیمہ، کے علاوہ مجلس عاملہ کے دیگر ارکان نے شرکت کی۔

منڈی بہاؤالدین

[illegible]

از ملک محمد یامین قادری

منڈی بہاؤالدین ضلع گجرات کا ایک تاریخی شہر ہے جس کے اندر بڑے بڑے سیاسی و مذہبی طوفان آتے رہتے ہیں۔ اس کی آبادی تقریباً ایک لاکھ پر مشتمل ہے۔ اور اپنی مذہبی اور اعلیٰ روایات قائم رکھے ہوئے ہے اس شہر میں دیکھنے کو بڑی بڑی مساجد نظر آئیں گی۔ جو اپنی مثال آپ ہیں مرکزی جامع مسجد عظیم الشان ہے اور اس کا مینار دنیا کے تمام میناروں سے بڑا ہے اور مسجد ہمیشہ سیاحوں کی آماجگاہ رہی ہے اس کا مینار رات کو چمک اٹھتا ہے۔ میلوں دور سے اس کی روشنی دیکھی جا سکتی ہے۔

اس شہر کی دوسری مساجد یہ ہیں۔ جامع مسجد نور، جامع مسجد مدینہ، جامع مسجد الٰہی، جامع مسجد غوثیہ رضویہ، جامع مسجد توحید گنج اہلحدیث، جامع مسجد توکلی، جامع مسجد صدیقیہ، جامع مسجد کچہری والی، جامع مسجد گنبد والی یہ سب اپنی مثال آپ ہیں

اس شہر کے عوام قومی تحریکوں میں ہمیشہ اعلیٰ کردار ادا کرتے رہتے ہیں جو لکھنے کے قابل ہیں تحریک ۱۹۵۳ء ختم نبوت و تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء و تحریک نظام مصطفےٰ ۱۹۷۷ء اپنی ایک تاریخ رکھتی ہیں۔

ایک مقامی تحریک ناموس صحابہؓ دنیا کی واحد تحریک ہے جس نے ایسی کامیابی حاصل کی ہے۔ اس کا ذکر کرنا ضروری ہے۔ اس شہر کے چند نوجوانوں نے انجمن فدایان صحابہؓ کے نام سے ایک انجمن قائم کی مقامی حالات نے شہر کے نوجوانوں کو ایک ایسے مقام پر لاکھڑا کیا کہ مارشل لاء اپنی تابانی و پوری قوت سے ہے اور دشمنان صحابہؓ آپ نے خون بردار جلوس سمیت پورے شہر کو اپنی لپیٹ میں لئے ہوئے ہیں اور کسی نے رفیق گیٹ پر رات حق چار یارؓ کے نام لکھ دیئے انتظامیہ (ہمیشہ اپنی کرسی بچاؤ مہم میں) نے نام مٹا دیئے بدقسمتی سے نام مٹانا تھا کہ پورے شہر میں ایک طوفان و زلزلہ پیدا ہو گیا اور پورا شہر سراپا احتجاج بن گیا اور انتظامیہ کو دن میں تارے نظر آنے لگے۔ انتظامیہ نے شہر کی پوزیشن دیکھتے ہوئے فوراً تمام مکتبہ فکر کے علماء کرام و معززین شہر کا اجلاس بلایا تمام کا ایک ہی مطالبہ کہ شہر کے تمام گیٹوں کو فوراً صحابہؓ کے نام سے منسوب کیا جائے ورنہ وہ حشر ہوگا کہ دنیا دیکھے گی کہ تمہاری کرسی کہاں ہے۔

انتظامیہ نے چیئرمین بلدیہ سے کہا کہ شہر کے تمام گیٹوں کو صحابہ کرامؓ کے نام سے منسوب کرو اور چار مکتبہ فکر کی ایک کمیٹی بنا دی گئی جو نام تجویز کرے گی اور موجودہ گیٹوں کے نام بہت جلد تجویز کئے گئے مگر انتظامیہ و چیئرمین بلدیہ کونسلز اپنی روایتی سستی کا مظاہرہ کرتے رہے انجمن فدایان صحابہؓ نے اپنی سرگرمیاں تیز کرتے ہوئے پورے شہر کو ایک مقام پر لاکھڑا کیا۔ مرکزی جامع مسجد میں ایک جلسہ عام کیا جس سے لاہور بادشاہی مسجد کے خطیب مولانا سید عبدالقادر آزاد مدظلہ نے خطاب کیا اور ایک قرارداد منظور کی گئی کہ ۲۸ فروری تک ہمارا مطالبہ پورا نہ کیا گیا تو کمیٹی کے فیصلے کے مطابق تمام گیٹوں کو ہم لکھ دیں گے اور ۲۸ کی شام کو ہم نے اپنا انتظام مکمل کر لیا تھا۔ رات کو ٹھیک دس بجے کے بعد گیٹوں پر نام لکھنے شروع کر دیئے اور انتظامیہ و چیئرمین بلدیہ کو بے بس کر دیا کہ وہ سنگ مرمر کی صحابہ کرامؓ سے منسوب تختیاں لگا دیں۔

آج یہ شہر دنیا کا واحد شہر ہے جس کو صحابہ کرامؓ کے ناموں کے گیٹوں سے پکارا جاتا ہے۔

نام یہ ہیں۔ باب السلام۔ باب النبی صلی اللہ علیہ وسلم باب حضرت سیدنا ابوبکر صدیقؓ۔ باب حضرت سیدنا عمر فاروقؓ باب حضرت سیدنا عثمان غنیؓ۔ باب سیدنا حضرت علی مرتضیٰؓ باب سیدنا حضرت امام حسنؓ۔ باب سیدنا حسینؓ۔ باب سیدہ حضرت خاتون جنت فاطمہؓ۔ باب سیدہ حضرت عائشہ صدیقہؓ۔ باب حضرت سیدنا بلالؓ۔ باب حضرت سیدنا ابوالعاص بن ربیعؓ۔ باب حضرت سیدنا زبیرؓ۔ باب حضرت سیدنا طلحہؓ۔

سندھی بہاولدین کی یہ ہے وہ امتیازی حیثیت جو شاید کسی دوسرے شہر کو حاصل نہ ہو۔ ان گیٹوں کو ملک کے نامور خطیب حضرات بھی خراج تحسین پیش کر چکے ہیں۔

بدین میں مصنوعی حج کے خلاف احتجاج و ہڑتال

ٹنڈو غلام علی (نمائندہ ختم نبوت) گزشتہ دنوں شہر دشت بدین میں ا دارمی میں ہونے والے مصنوعی حج کے خلاف شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالغفور صاحب قاسمی سجاول، حضرت مولانا غلام محمد سومرو صاحب جہان سومرو، حضرت مولانا محمد اسماعیل صاحب چہور ٹنڈو غلام علی کی قیادت میں احتجاجی مظاہرہ کیا گیا اور بدین شہر میں مکمل ہڑتال کرائی جلوس بہت بڑی تعداد میں تھا۔ یہ سپاہ حج بیت اللہ کا لشکر مولانا احمد مداح مسجد غریب آباد سے شاہنواز چوک پر جہاں علماء کرام نے تقریر فرمائی، وہاں سے ڈی۔ سی بدین کے دفتر تک گیا جلوس میں علماء کرام، ڈاکٹرز، وکلاء، صحافی، طلباء، بوڑھے جوان سب موجود تھے۔ جلوس میں نمایاں نعرے یہ تھے کہ نعرۂ تکبیر۔ اللہ اکبر، حرمت کعبۃ اللہ زندہ باد، لنواری کا مصنوعی حج، مردہ باد، اے۔سی بدین مردہ باد، عبداللہ شاہ میمن مردہ باد، ڈی۔ سی بدین کے دفتر کے سامنے پر ہجوم جلوس سے شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالغفور صاحب نے خطاب فرمایا۔ آپ نے اپنی تقریر میں کہا کہ یہ تو حرمت حج کا مسئلہ تھا کہ ہماری آواز پر اتنے لوگ جمع ہو گئے لیکن کس نے بھی شعائر اسلام کی توہین کی ہم اپنی جان کی بازی لگا دیں گے۔ مولانا نے اپنے مطالبات پیش کئے۔

۱۔ لنواری کے مصنوعی حج پر مکمل پابندی لگائی جائے

۲۔ سابقہ ڈی۔ سی بدین کیپٹن غلام محمد خان بدین آ کر مسلمانوں سے معافی مانگے کہ آئندہ میں ایسی گندی حرکت یعنی اجازت نہیں دوں گا۔

۳۔ موجودہ اے۔ سی بدین کو معطل کیا جائے جس نے عدالت عالیہ اور قانون پاکستان کی دھجیاں اڑائی ہیں

اگر یہ سارے ہمارے مطالبات نہیں مانے گئے تو یکم نومبر کو پھر بدین ضلع میں ہڑتال ہوگی۔ اور جو خون خرابہ ہوگا اس کی ذمہ دار انتظامیہ بدین ہوگی۔

عالمی مجلس سے بھرپور تعاون کریں

کنڈیارو..... مرکزی جامع مسجد کنڈیارو میں جمعہ کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے سکھر ہائی اسکول کے ہیڈ ماسٹر جناب حضرت مولانا عطاء محمد نے قادیانیت کے پس منظر پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا! انگریز نے مسلمانوں کے جذبۂ جہاد کو ختم کرنے کے لئے غلام احمد قادیانی کا انتخاب کیا کیونکہ اس سے پہلے مرزا غلام احمد کا باپ مرزا غلام مرتضیٰ اور اس کا بڑا بھائی مرزا غلام قادر بھی مسلمانوں کے خلاف انگریز فوج میں خدمات انجام دے چکے تھے اس مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی ہونے کا حکم دیا تاکہ جذبۂ جہاد کو ختم کیا جا سکے، اس کے علاوہ خود مرزا نے اقرار کیا کہ میں گورنمنٹ برطانیہ کا خود کاشتہ پودا ہوں، علماء حق نے ہر سطح پر مقابلہ کیا اور اس کے مشن کو ناکام بنایا۔ انہوں نے آخر میں اپیل کی کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے بھرپور تعاون کریں اور ہر جگہ ہر شہر میں ختم نبوت کے دفتر قائم کریں اور منظم ہو کر کام کریں اور جہاں قادیانی ہوں ان کا سماجی بائیکاٹ کریں۔

الحاج راجہ اللہ وسایا انتقال فرما گئے

بہاولپور۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے بزرگ رضا کار امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے مرید باصفا الحاج راجہ اللہ وسایا انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم نیک سیرت، پابند صوم وصلوٰۃ، صالح ومتقی انسان تھے۔ تحریک ختم نبوت اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے بانی راہنماؤں امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ، مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ، مولانا محمد یوسف بنوریؒ اور شیخ المشائخ حضرت مولانا خان محمد صاحب مدظلہ سے والہانہ عقیدت رکھتے تھے۔ عالمی مجلس بہاولپور کے راہنماؤں حاجی سیف الرحمن عبدالرحمن انصاری، چودھری محمد علیم، حافظ عبدالحمید، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے ایک مشترکہ بیان میں مرحوم کی وفات پر پسماندگان، راجہ محمد اقبال، راجہ محمد حسین اور راجہ محمد خالد سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے دعا کی کہ خداوند قدوس مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس نصیب فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین۔

واربرٹن میں شہید کربلا کی یاد میں جلسہ

واربرٹن (نمائندہ ختم نبوت) جناب محمد اختر صاحب رکن عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت واربرٹن نے اپنے ڈیرے پر حضرت امام حسینؓ کی عظیم قربانی کے سلسلے میں ایصال ثواب کا اہتمام کیا، اور حضرت امام حسینؓ کی یاد میں ایک تقریری مقابلہ بھی کروایا۔ اور معزز شہریوں نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ یہاں محمد شفیع ملکی والے مہمان خصوصی تھے۔ اور صدارت چوہدری محمد ارشد نے کی۔ آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ مولوی محمد صدیق نے تلاوت کلام پاک کی سعادت حاصل کی۔ صدر محمد طارق صاحب، جناب

محمد اختر صاحب اور عالمی مجلس کے مقامی صدر محمد اقبال صاحب نے خطاب کیا، مجلس کے صدر محمد اقبال نے کہا کہ واقعہ کربلا جسے تاریخ نے اپنے قلب میں بسایا، اور سینے پہ سجایا ہوا ہے۔ آج چودہ سو سال گذر جانے کے باوجود بھی اس کی یاد لوگوں کے ذہنوں میں اسی طرح تازہ ہے جیسے یہ واقعہ ماضی میں رونما ہوا۔ آخر میں انہوں نے ہر مکتبہ فکر سے درخواست کی کہ وہ ایک مرتبہ پھر متحد ہو کر قادیانیوں کے عزائم کو خاک میں ملا دیں اور اس وقت تک ہمہ تن کوشش میں لگے رہیں جب تک قادیانی اپنے کفریہ عقائد سے باز نہ آجائیں۔

تنظیم نوجوانان کے صدر اور سیکرٹری پر حملہ کی کوشش ناکام بنادی گئی

گذشتہ دنوں جب مردان میں قادیانیوں کے خلاف مسلمانوں کی مقدمہ میں پیشی تھی۔ اس موقع پر ایک قادیانی کشور نے جو کہ مردان کے قادیانی امیر کا بیٹا ہے۔ تنظیم نوجوانان کے صدر شوکت علی اور ناظم اعلیٰ ناصر جمیل پر حملے کی کوشش کی لیکن تنظیم کے دوسرے نوجوانوں نے فوراً ایکشن لے کر قادیانی کو جکڑ لیا اور پولیس کے حوالے کر دیا۔ پولیس نے قادیانی سے ایک پستول برآمد کر لیا۔ پولیس نے فوراً مقدمہ درج کر لیا۔ قادیانی ایک مقامی بنک میں افسر ہے۔ یاد رہے کہ اس سے قبل بھی ایک ریٹائرڈ قادیانی غنڈہ میجر اکبر بھی ان پر حملہ کر چکا ہے، جسے مردان پولیس کے تعاون سے نوجوانوں نے قابو کر لیا تھا۔ مردان کی تنظیم نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ قادیانیوں کی سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھی جائے کیونکہ قادیانی مردان کی تنظیم کے نوجوانوں کی جان کے درپے ہیں، ان نوجوانوں نے مردان سے قادیانیت کے مکمل خاتمے کی بھرپور جدوجہد شروع کر رکھی ہے جو کہ قادیانی ٹولے کو ایک آنکھ نہیں بھاتی۔ ضلعی امیر تنظیم ختم نبوت مولانا سعید اللہ خان نے شوکت علی اور ناصر جمیل پر حملے کی سخت مذمت کی ہے اور حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ مسلمانوں کے جان و مال کا تحفظ کیا جائے۔

اورماڑہ لوادر میں جلسہ ختم نبوت

اورماڑہ گوادر (نمائندہ ختم نبوت) یہاں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام عظیم الشان جلسہ ختم نبوت ہوا جس کی صدارت مقامی مجلس کے جنرل سیکرٹری حبیب اللہ باہو نے کی۔ جلسہ سے مولانا محمد امین القاسمی سرپرست مجلس نے ولولہ انگیز اور ایمان افروز خطاب کیا جس میں انہوں نے تحریک ۵۳ء کے شہدا اور قائدین میں علامہ مولانا محمد یوسف بنوریؒ، مولانا مفتی محمودؒ اور دوسرے علمائے ختم نبوت کے لئے کامیاب جدوجہد کرنے پر خراج تحسین پیش کیا، ساتھ ہی ذکری ٹولے کی سرگرمیوں پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے ان کے مصنوعی حج پر پابندی کا مطالبہ کیا، انہوں نے یہ بھی کہا کہ ملک میں تخریب کاری کے واقعات میں قادیانی ملوث ہیں، اسٹیج سیکرٹری کے فرائض اسلم بلوچ نے ادا کئے، جلسہ میں منظور کی قراردادوں میں مولانا محمد اسلم قریشی کو بازیاب کرنے، مجرموں کو سزا دینے علامہ احسان الٰہی کے قاتلوں کو گرفتار کراکے سزائے موت دینے، ملک خصوصاً کراچی میں تخریب کاری کے واقعات، اور حکومت کی بے حسی پر اظہار افسوس، ذکریوں کو غیر مسلم قرار دینے، مصنوعی حج پر پابندی لگانے کا مطالبہ کیا گیا نیز پنجگور میں جمعیت طلباء اسلام کے جلسہ پر حملہ کرنے، ڈاکٹر اسماعیل پر قاتلانہ حملہ اور رخشانی میں مولانا عبدالرحیم مینا مسجد میں فائرنگ کے ذمہ داروں کو گرفتار کرنے اور ذکریوں کو کلیدی عہدوں سے ہٹانے کے مطالبات کیے گئے۔

★★★★★★★★★★

جامعہ فرقانیہ مدینہ راولپنڈی کے بانی و مہتمم سابق ممبر قومی اسمبلی و سینیٹ حضرت مولانا عبدالحکیم صاحب جو عرصہ سترہ سال سے شوگر کے موذی مرض میں مبتلا ہیں، چار ماہ سے سخت بیمار چلے آ رہے ہیں، ضعف بہت زیادہ ہو گیا ہے۔ ملک کے تمام بزرگوں، صلحاء، دیندار حضرات اور جماعتی احباب سے دعائے صحت کے لئے پرزور اپیل ہے۔

قادیانی وکیل کو تین سال قید کی سزا

احمد پور شرقیہ نمائندہ جنگ مقامی ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر محمود الحسن ضیاء نے تبلیغ مرزائیت کے خلاف ایک مشہور مقدمہ کا فیصلہ سناتے ہوئے مقدمہ میں ملوث احمد پور شرقیہ کے قادیانی وکیل مشتاق احمد ارشد ایڈووکیٹ کو ۱۶ ایم پی او کے تحت تین سال قید سخت کی سزا دی ہے، اور ملزم کو سنٹرل جیل بہاولپور بھیج دیا ہے۔ تاریخ احمد پور شرقیہ میں اپنی نوعیت کا یہ منفرد مقدمہ یہاں کے نوجوان وکیل سید محمد ارشد بخاری ایڈووکیٹ نے ملزم پر الزام عائد کیا تھا کہ وہ مرزائیت کی تبلیغ کر کے حیلے بہانے اور لالچ کے ذریعہ سادہ لوح مسلمانوں کو مرتد کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ اس نے انتہائی دیدہ دلیری سے کھلم کھلا آئین پاکستان کی خلاف ورزی کی ہے۔ اس کی سرگرمیوں کی وجہ سے مسلمانوں میں اشتعال پیدا ہو رہا ہے۔ یہ مقدمہ تقریباً تین سال سے عدالت اے اے سی میں زیر سماعت تھا۔ فاضل مجسٹریٹ نے ملزم کے خلاف جرم ثابت ہونے پر قانونی کارروائی کی تکمیل کے بعد اپنا فیصلہ سنا دیا ہے۔

★★★★★★★

قصور، جمعیت طلباء اسلام قصور شہر کی طرف سے قادیانیوں کی مشروب ساز فیکٹری شیزان کی مصنوعات کا بائیکاٹ مہم شروع ہے۔ اسی سلسلہ میں جے ٹی آئی کی طرف سے ایک خوب صورت اسٹکر ہزاروں کی تعداد میں چھپوا کر دکانوں پر چسپاں کیے گئے، دیواروں پر چاکنگ کی گئی، اور اجلاس منعقد کر کے زندگی کے مختلف شعبہ جات سے تعلق رکھنے والے افراد کو شیزان کی سرگرمیوں کے بارے آگاہ کیا گیا اور ان سے گستاخان رسول کی فیکٹری کی مصنوعات کا بائیکاٹ کرنے کا عہد کیا گیا۔ جمعیت طلباء اسلام ضلع قصور کے راہنماؤں محمد عبداللہ معاویہ، حافظ افتخار احمد فخر، جناب خالد محمود چشتی نے اپنے ایک مشترکہ بیان میں حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ مرزائیوں کو کلیدی آسامیوں سے برطرف کیا جائے اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے تمام مطالبات کو تسلیم کیا جائے۔

بقیہ: عقیدہ ختم نبوت

کا پیشین گوئیاں جو آئندہ کے لئے ہیں سچی ثابت ہونگی ، لیکن اس سے یہ نتیجہ نکال لینا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عالم الغیب تھے شرک ہے ۔

مختصر یہ کہ اگر کوئی شخص نبوت کا دعویٰ نہ بھی کرے لیکن یہ دعویٰ کرے کہ اس پر وحی آتی ہے اس پر کتاب اترتی ہے ، وہ معصوم ہے ، اس کی اطاعت لازمی ہے اور وہ شریعت محمدیؐ کو منسوخ کرنے کا حق رکھتا تو سمجھ لیجئے کہ وہ جھوٹا ہے اور مکار ہے ۔

بقیہ: عدالت میں رسوائی

معلوم نہیں ہوتی ۔ جو وجہ صفائی کے گواہ میں پائی جاتی ہے ۔ یعنی یہ کہ اس کا مقصد اپنے لیڈر کو چھڑانا ہے ۔

یہ امر کہ نور الدین نے اصل مسودہ پر سیکرٹری کے دستخط نہ تھے ظاہر نہیں کرتا کہ صاف کردہ اور شائع کنندہ کاپی پر بھی یہ الفاظ نہیں لکھے گئے تھے ۔ میری رائے میں شیخ عبدالرحمٰن پر بھی اس پوسٹر کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے ۔ خصوصاً اس بیان کے سامنے جو انہوں نے عدالت میں دیا ہے ۔

ان حالات میں ماتحت حکام نے شیخ عبدالرحمٰن کے برخلاف جو کچھ کاروائی حفظ امن کی ضمانت کی کی وہ مناسب تھی ۔ ایک ہزار روپے کی ضمانت کچھ بھاری ضمانت نہیں ہے ۔ اور یہ ضمانت دی جا چکی ہے ۔ اور نصف سے زائد عرصہ گذر بھی چکا ہے ۔ لہذا درخواست مسترد کی جاتی ہے ۔

دستخط

ایف ۔ ڈبلیو سکیمپ جج

عدالت عالیہ ہائی کورٹ لاہور

مورخہ ۲۳ ستمبر ۳۰ء

(منقول از اخبار الفضل ۲۵ نومبر ۱۹۳۰ء صفحہ ۳)

بقیہ: قادیانی کا خط

اشرف صاحب ! آپ مرزا قادیانی کی جماعت میں شامل ہیں ، آپ کے مرزا قادیانی نے کہا ہے کہ اشرف صاحب کو تو مسیح ، دجال اور دابۃ الارض کی حقیقت کا علم ہو گیا لیکن حضور کو (نعوذ باللہ) علم نہ ہوا کیا آپ کا مرزا قادیانی کی اس غلط بیانی پر ایمان ہے ؟ اگر آپ کہیں کہ میرا ایمان ہے تو العیاذ باللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ کی تہمت لگتی ہے اور اگر آپ کہیں کہ ہمارے مرزا جی نے غلط لکھا ہے (اور یقیناً غلط لکھا ہے) تو پھر مرزا قادیانی جھوٹا ۔

الغرض اس ساری بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ مرزا قادیانی اگر سچا ہوتا تو اپنے سے پہلے کسی بھی نبی کی توہین ہرگز نہ کرتا ۔ چونکہ مرزا قادیانی نے اس اصول اور ضابطے کو توڑ دیا ہے یہ بات تسلیم کرنا پڑے گی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے مطابق وہ دجال تھا اور ان تیس دجالوں میں سے ایک تھا جو اصلی دجال سے پہلے دنیا میں آئیں گے جن کی اکثریت آچکی اور کچھ باقی ہے ۔ حضور کی یہ پیشگوئی ضرور بالضرور پوری ہو کر رہے گی ۔ (باقی آئندہ شمارہ دیکھئے)

بقیہ: جھوٹا مدعی نبوت

فراہم کر کے اسلامی ممالک پر حملے شروع کر دیئے خلیفہ ابو جعفر منصور عباسی کے عمال کو مغلوب کر کے کافی علاقہ پر قبضہ کر لیا ۔ خلافت کے لشکروں سے بڑے بڑے معرکے ہوئے آخر اسلامی لشکر کامیاب ہوا اور اسحاق مغربی مارا گیا ۔ اس کے کافی پیروکار بھی جہنم رسید ہوئے ۔

یوں مسلمانوں کی اس فتنہ سے جان چھوٹی :-

بقیہ: حضرت موسیٰؑ اور چرواہا

ہوتی ہے چرواہے نے آنکھوں میں آنسو بھر کر کہا اے پیغمبر خدا اب میں ان باتوں کے قابل ہی کہاں رہا ہوں جو کچھ کہوں ؟ میرے دل کا تو خون ہو چکا اب میری منزل سدرۃ المنتہیٰ سے بھی آگے ہے جب سے اب تک ہزار دل برس کی راہ طے کر چکا ہوں تو نے میرے اسپ تازی کو ایسی مہمیز لگائی کہ ایک ہی جست میں ہفت آسمان سے بھی آگے نکل گیا میرا احوال بیان کے قابل نہیں اور یہ جو کچھ میں کہہ رہا ہوں اُسے بھی میرا احوال مت جان"

اے شخص تو جو حق تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرتا ہے کیا سمجھتا ہے کہ تیرا حال اس چرواہے سے مختلف ہے؟ نہیں ۔ نہیں تو اُس سے ہرگز بہتر نہیں ہے تو ابتداء سے انتہا تک ناقص اور تیرا حال و قال بھی ناقص یہ محض اس پروردگار رحمٰن و رحیم کا کرم ہے کہ وہ تیرے ناقص اور گندے تحفے کو قبول فرماتا ہے ۔

بقیہ: خالق کی نافرمانی

حسنؒ کے شانہ پر ہاتھ مارا اور کہا : کعبہ کے رب کی قسم ! اس شیخ نے سچ کہا اس کے بعد حضرت حسنؒ کے لئے چار ہزار ، اور امام شعبیؒ کے لئے دو ہزار درہم کا حکم کیا ، پس امام شعبیؒ نے کہا : ہم نے مسئلہ میں نرمی اختیار کی تو ہمارے لئے عطیہ میں بھی" نرمی کی گئی ۔ پھر حسنؒ نے تو وہ چار ہزار درہم غریبوں کو بلا کر تقسیم کر دیئے اور امام شعبیؒ نے شکریہ کے ساتھ قبول کر لئے :-

بقیہ: فضائل صدقات

اور بدبختی کی علامات یہ ہیں ۔ نہ مال کے جمع کرنے کی حرص نہ دنیوی لذتوں اور شہوتوں میں مشغولی نہ بے جا کی گفتگو اور بہت بولنا نہ نمازوں میں سستی کرنا نہ حرام اور مشتبہ چیزوں کا کھانا اور فاسق فاجر لوگوں سے میل جول نہ بد خلق ہونا نہ متکبر اور فخر کرنے والا ہونا ۔ نہ لوگوں کے نفع پہنچانے سے بیکو رہنا نہ مسلمانوں پر رحم نہ زیادہ بخیل ہونا نہ موت سے غافل ہونا (تنبیہ الغافلین)

بندۂ ناکارہ کے قریب ان سب کی جڑ موت کو کثرت سے یاد رکھنا ہے ، جب وہ ہر وقت یاد آتی رہے گی ، تو پہلی گیارہ علامات انشاء اللہ پیدا ہو جائیں گی ، اور دوسری گیارہ سے بچاؤ حاصل ہو جائے گا ۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے لذتوں کو توڑنے والی موت کو کثرت سے یاد کیا کرو (مشکوٰۃ)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

"حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قریب ہے کہ میری اُمت میں تیس ۳۰ جھوٹے پیدا ہوں گے جن میں سے ہر ایک یہی کہیگا کہ میں نبی ہوں، حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا"

(مسلم)

اشتہار —— از بندۂ خدا

ھوالشافی

انچارج الحاج حکیم قاری محمد یونس نقشبندی مجددی (ایم اے) فاضل الاطباء

رجسٹرڈ کلاس اے۔ فون نمبر ۵۵۱۳۷۵

سابقہ چشتیہ دواخانہ قائم شدہ ۱۹۳۵ء

طبی دنیا میں ایک جانا پہچانا نام

دواخانہ ختم نبوۃ

اوقات مطب

موسم گرما: ۷ تا ۲ — ۵ تا ۹

موسم سرما: ۹ تا ۱ — ۳ تا ۹

جمعۃ المبارک: ۹ تا ۱۲ — ۵ تا ۹

● غرباء کے لیے علاج مفت۔ ● طالبات کو خاص رعایت۔ ● ایلوپیتھی ڈاکٹرز (انگریزی علاج) سے مایوس حضرات ایک بار ضرور مشورہ کے لیے تشریف لائیں۔ پہلے وقت طے کرلیں۔ ● عام طور پر جن امراض مخصوصہ کے لیے مشہور کر دیئے گئے ہیں۔ الحمدللہ ہمارے ہاں ہر قسم کا علاج کیا جاتا ہے ● دیسی جڑی بوٹیاں ہی ہمارے مزاج کے مطابق ہیں۔ ● بیرونی مریض جوابی لفافہ بھیج کر فارم تشخیص مرض مفت منگوا سکتے ہیں۔ مریض کے بارے میں ہر بات صیغۂ راز میں رہے گی ● عنبر، زعفران، کستوری، سچے موتی اور دیگر نادر ادویات بارعایت دستیاب ہیں۔

دواخانہ ختم نبوۃ، ۵۶ اے سرکلر روڈ، نزد بنی چوک راولپنڈی

KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-166

لٹریچر کی اشاعت میں حصّہ لیجئے

اندرون وبیرون ملک سے مسئلہ ختم نبوت اور ردقادیانیت کے موضوع پر لٹریچر کی شدید مانگ ہے اور اس میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ جب سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اپنی سرگرمیوں کا دائرہ پوری دنیا میں پھیلایا ہے ــــ مرکزی دفتر ملتان اور کراچی دفتر میں بیرون ملک سے لاتعداد خطوط موصول ہو رہے ہیں جن میں انگریزی اور عربی میں لٹریچر کا تقاضا ہوتا ہے۔

الحمدُ للہ ــ ہم ان تمام تقاضوں کو پورا کرنے میں کامیاب ثابت ہوئے ہیں۔ اس وقت اللہ کا شکر ہے ہم نے مشرق سے مغرب اور شمال سے جنوب کوئی خطہ ایسا نہیں چھوڑا جہاں ہم نے اپنا لٹریچر نہ پھیلایا ہو، ہمارے لٹریچر کی ترسیل ہوائی ڈاک سے ہو رہی ہے جس پر بڑی رقم خرچ ہوتی ہے اس کے علاوہ بیرون ملک جانے والے مسافروں کے ذریعہ بھی بہت سا لٹریچر بھیجا جا رہا ہے۔

اس وقت انگریزی اور عربی میں زیادہ سے زیادہ لٹریچر شائع کرنے کی اشد ضرورت ہے۔ عربی اور انگریزی میں شعبہ تصنیف وتالیف کا بھی منصوبہ ہے جس کے لیے بھی فنڈ کی اشد ضرورت ہے۔

لہذا ہم پوری امت کے اہل خیر سے گذارش کرتے ہیں کہ وہ ہمارے "اشاعت فنڈ" میں دل کھول کر عطیات دیں تاکہ دنیا کے چپے چپے میں ہم لٹریچر پہنچا سکیں۔

پرانی نمائش. کراچی ۳، پاکستان - فون ــ ۷۱۱۶۷۱

کراچی میں "رقوم" براہ راست بنک میں بھی جمع کرا سکتے ہیں۔

(۱) الائیڈ بنک آف پاکستان، بنوری ٹاؤن برانچ کراچی کرنٹ اکاؤنٹ نمبر ۳۶۲
(۲) الائیڈ بنک آف پاکستان، کھوڑی گارڈن برانچ کراچی کرنٹ اکاؤنٹ نمبر ۷۵۹

رقوم بھیجنے کے لئے

مرکزی دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ۔ ملتان فون ــــ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی، جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)